UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224596

UNIVERSAL
LIBRARY

بعنایت یزدان
مرقع الوان
مرتبہ
احمد علیخاں دہلوی

فہرست مضامین

مضمون	نمبر صفحہ
باب اول	۳
فصل اول - آب رنگون پر بحث	//
فصل دوم - موجودہ زمانہ میں رنگون کی صورت اور حالت	۱۷
فصل سوم - آب رنگ کے نمونے	۱۹
فصل چہارم - رنگون کی ماہیت اور تقسیم . .	۲۴
باب دوم	۳۳
فصل اول - سفیدہ آب	//
فصل دوم - زرد اور نارنجی رنگ	۳۴
فصل سوم - سرخ رنگون کا حال	۴۵
فصل چہارم - اودے رنگ	۵۴
فصل پنجم - دربیان رنگ ہائے کبود	۵۶
فصل ششم - سبز رنگ	۶۱
فصل ہفتم - بھورے رنگ	۶۵
فصل ہشتم - سیاہ رنگون کا حال . . .	۶۸
فصل نہم - ہندوستان کے قدیمی رنگ . .	۶۹
فصل دہم - تراکیب مختلف	

قمری کی زباں پہ گفتگو تیری ہے — گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے
ہر رنگ میں جلوہ ہی تیری قدرت کا — جس گل کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے

اس رسالہ کی تالیف سے دو بڑی غرضیں ہیں۔ اوّل۔ چہرہ پردازان بےمثل و نقاشان بے بدل جنکے دست نازک کا آب رنگ وسمہ میں علوم غربیہ کے نہ جاننے کی وجہ سے اب تک پورے طور پر اس بات سے آگاہ نہیں کہ یہ شوخ چمکدار اور نظر فریب رنگ جنکو وہ ہر روز استعمال کرتے ہیں کن اجزاء سے مرکب ہیں اور کسطرح بنتے ہیں۔ دوسرے۔ بعض مبتدی یا شائقین جنکو اُستاد کی خدمت میں رہنے کا موقع نہیں ملا اس امر سے بے بہرہ ہیں کہ کن دو رنگوں کے ملاپ سے مرکب ناقص طیار ہوتے ہیں اور اُن سے حذر چاہئے۔ لہذا یہ رسالہ دونوں نقصوں کو کماینبغی پورا کرتا ہے ؛

علاوہ ازیں رنگ سازوں یا اُن اشخاص کو جو اپنے لئے کچھ رنگ طیار کرنا چاہیں اس سے بہت مدد ملسکتی ہے حتی الامکان تو غیر زبان کے لفظوں سے

احتراز کیا ہے۔ مگر رنگ سازی یا رنگ ریزی کو علم کیمسٹری (کیمیا) سے
خاص خصوصیت اور تعلق ہے۔ اردو میں اس فن شریف کی اصطلاح کی
گنجائش کہاں۔ ناچار اکثر اجزاء کے نام جنکی اردو نہیں وہی لکھ دیئے گو
خطوط وحدانی میں اسکا اردو ترجمہ بھی درج کر دیا ہے۔ رنگ سازی میں
نہایت احتیاط درکار ہے جو صاحب علم کیمیا سے ناواقف ہیں اکثر اس کی
ساخت میں زیادہ غلطی کرتے ہیں۔ مثلاً بعض رنگ جو ابھی خشک نہ ہوئے
ہوں آہنی برتن میں رکھ دیئے جائیں یا آہنی آلہ سے کوٹے جائیں تو وہ
فوراً خراب ہو جائیں گے۔ اسیطرح بعض دھوپ میں خشک کرنے سے
بدرنگ ہو جائیں گے۔ بہرحال غور و فکر سے کام لیا جائے تو نتیجہ حسب
مراد پیدا ہوگا ۔

احمد علیخاں دہلوی

باب اوّل

فصل اوّل۔ آب رنگوں پر بحث

۱۸۶۶ء کا ذکر ہے کہ اخبار ٹائمز میں چند دلچسپ مضامین چھپے تھے جنکی سُرخی یہ تھی "آب رنگوں پر روشنی کا اثر" ایک طرف محققین علم سائنس نے قیاسات و تجربات علمی سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ تصاویر رنگا رنگ جو ساؤتھ کنگسٹن جو تیس چالیس برس کے عرصے سے آویزاں ہیں اور سیرگاہ خاص و عام ہیں اثر روشنی و ہوا سے محفوظ نہیں اگر مدام یہی عمل جاری رہا تو خوف ہے کہ استادان کامل و صناعان مثیل کے صنعت و حرفت کے نمونے ایک روز صفحہ کاغذ سے محو ہو جائیں گے اسلئے مناسب ہے کہ مکان تاریک میں محفوظ کئے جائیں اور اگر بالفرض پبلک[۵] کو اسکی دید سے محروم نہ رکھا جائے تو رات کے وقت برق کی روشنی میں جو بے اثر ہے ان کی نمائش ہو سکتی ہے ٭

دوسری جانب ماہران فن تصاویر و نقاشان بے نظیر نے بڑے زور و شور سے اس دعوے کو جو انکی آئندہ ترقی کا سدباب تھا۔ غلط ٹھیرایا اور بیان کیا کہ اکثر تصاویر و نقشہ جات دیرینہ ہو کر زیادہ خوشنما اور چمکدار ہو گئے ہیں اور نقص جو واقع ہوا وہ روز روشن کا سبب نہیں بلکہ ہوا کی

۵؎ عام لوگوں کو ٭

نمی۔ کاغذ کی خرابی تصویر کشی کا بُرا طریقہ وغیرہ ہیں۔ حقیقتاً اس بیجا بہ سوال سے چہرہ پردازوں اور ان کے خریداروں کا رنگ اُڑ گیا چہرہ زرد۔ دل سرد بہتیرا چاہا کہ اُڑانا چاہا مگر نقشِ مُراد پر رنگ نہ جما۔ آخر کار مسٹر رسکن نے ایک مضمون تُرم کی آواز سے بھی زیادہ کڑکدار الفاظ میں لکھا جس سے شبیہ مُردہ نے حیات تازہ پائی اور وہ رنگینی الفاظ و نکتہ پردازی کے جوہر دکھلائے کہ حریفوں کی آنکھوں میں چکاچوند آگئی۔ ہر سمت واہ واہ کا غُل مچ گیا۔ اور ایسا طرہ یہ ہوا کہ فوراً مقام پکڈلی ایک کمرہ میں صناعانِ باکمال کی رنگ پردازی اور نقش طرازی کے وہ کام جو نصف صدی سے بمقامات مختلفہ اپنے مالکوں کے اسباب تزک اور موجب انبساط تھے سجا کر ثابت کر دیا کہ اسوقت اُن میں سر مو فرق نہیں ہوا خوشرنگی و آب و تاب ایسی ہے کہ گویا ابھی نقش پرداز نے آخری قلم لگا کر ہاتھ اُٹھایا ہے اگر ناظرین تمام و کمال اس بحث کا لطف اُٹھانا چاہیں تو اخبار ٹائمز و دیگر کتب کے اوراق جنکے تاریخ و سنہ ذیل میں درج ہیں اُلٹ کر دیکھیں۔

اوّل۔ وہ لکچر جو مسٹر جیمس ادرک نے ۳۱ مارچ ۱۸۸۷ء کو سوسائٹی آف آرٹ (مجلس صنعت و حرفت) کے سامنے رنگوں کے بارہ میں بڑی پُرزور تقریر میں بیان کیا تھا اور بعدہٗ بطور رسالہ چھپکر ہدیہ ناظرین ہوا۔

دوم۔ وہ اڑتالیس ۴۸ خطوط کا سلسلہ جو اخبار ٹائمز میں ۱۱ مارچ ۱۸۸۶ء

لغایت ۲۷ ستمبر مشتہر ہوا اور من بعد تبکمل سالہ مسٹر پارنل نمبر ۶۲ سوتھمٹن روڈ نے دوبارہ زیور طبع سے آراستہ کیا ٭

سوم ۔ مسٹر روبنس اور فرینک ڈیلن کے دو مضامین جو اخبار نائنٹینتھ سنچوری (انیسویں صدی) ماہ جون و اگست ۱۸۸۶ء میں شائع ہوئے ٭

چہارم ۔ اخبار ڈیلی نیوز محررہ ۱۷۔ اگست ۱۸۸۶ء ٭

پنجم ۔ اخبار کیمکل نیوز مشتہرہ ۲۶۔ نومبر ۱۸۸۶ء وغیرہ ٭

ہم ذیل میں اس بحث کا خلاصہ لکھتے ہیں جو ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ تاکہ اوسکو پڑھ کر نتیجہ نکالیں کہ کیمیا دانوں نے کن امور میں غلطی کی اور اصل تصویر کو کیا کیا خرابیاں نظر آئیں جو کبھی ان کے وہم و گمان میں بھی نہ گزری تہیں۔ دونوں جانب سے کیسی کیسی تحقیقات عمیق کی گئیں اور آخر کار نتیجہ دونوں کی غلط فہمی کا سبب ٹھیرایا گیا۔ چنانچہ اس ثبوت میں دو قاعدے برتے گئے ایک سائنٹفک (علمی) دوسرا آرٹسٹک (صنعتی) سائنٹفک پارٹی نے یہ کیا کہ آب رنگ سے کاغذ پوت کر دو ٹکڑے کر ڈالے ایک کو دہوپ میں اور دوسرے کو سایہ میں محفوظ رکھ کر باوقات مختلفہ کے مقابلہ سے جو جو تغیرات ہوئے انکو قلمبند کیا ٭

اور اسکے برعکس مصوروں نے ۴۰۰ ۔ ۵۰۰ برس کی پرانی تصاویر جو مختلف اشخاص کے مکانوں میں آویزاں تہیں یکجا پیش کر کے دکھلا دیا کہ اسوقت تک

دست برد زمانہ سے محفوظ ہیں اور چمک دمک وخوشرنگی میں کسی طرح کا نقص نہیں آیا ٭

اب غور کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ تجربہ اول بہت سخت ہے جسمیں ایک ایک رنگ کا کاغذ تابش آفتاب میں رکہا گیا۔ حالانکہ عمدہ تصویریں شاذونادر بھی ایک اینچہ جگھہ یکرنگ نہیں ہوتی۔ اگریہ مان لیا جائے کہ رنگ بحالت مرکب بھی اثر روشنی سے مانند بہار باغ پرواز کر جاتے ہیں تو البتہ پرچہ ہاے قرطاس مذکورہ قابل پذیرائی ہوتے۔ مگر تجربتہً اسکے برعکس ثابت ہوا۔ بعض مرکب رنگ اوڑے مگر بعض ناپائیدار بحالت مرکب زیادہ پائیدار ہوگئے۔ پس اسحالت میں محققین نے سخت غلطی کہائی اور اس اصول کو صحیح بھی ٹھہرایا جائے تو جو نتیجہ نکالا وہ انکی نادانی پرمحمول رکھنا پڑا ٭

آرٹسٹک شہادت بہ نسبت مذکورہ بالا کے نہایت صاف صاف تھی صرف سچے شاہد کی ضرورت تہی۔ مگر سائنٹیفک طریقہ سے جو مبالغہ آمیز نتائج آب رنگ کی مصوری کے برخلاف نکالے گئے وہ بے بنیاد تھے ٭

یہ سوال پبلک خود کرسکتی ہے کہ تجربہ علمی کتنے درجہ تک درست تھا یعنے رنگین کاغذوں کا تمازت آفتاب میں رکھنا اور پھر تاریکی میں پنہاں کئے ہوئے ٹکڑوں سے مقابلہ کرنا۔ کیونکہ کسی مصور کا آجتک اس طرف خیال بھی نگیا تہا۔ اس پارٹی کا ایک ممبر بحالت طیش کہتا ہے۔ وہ "کون

ایسا مخبوط الحواس ہے جو تصویر یا نقشہ کو دھوپ میں رکھدیگا" مدمقابل کا یہ بیان ہے کہ دھوپ اور عام روشنی کا اثر یکساں ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ جو تبدیلی روشنی خورشید سے کم عرصہ میں واقعہ ہوگی وہ بحالت سایہ عرصہ دراز میں منکشف ہوگی۔ چنانچہ یہ اصول ٹھیرایا گیا تھا کہ "دھوپ کا اثر خواہ کسی طرح کم کیا جائے بہرحال یکساں ہے"۔

ہاں صرف ایک مصور اس مسئلہ کے برعکس لکھتا ہے کہ "دھوپ اور سایہ کی روشنی یکساں نہیں" کیونکہ تخالف طبعی موجود ہے۔ اسلئے اثر میں بھی لازمی فرق ہونا چاہئے۔ چنانچہ اسکا قول ہے کہ تمام قدرتی اجسام بجز کوئلہ کے بلکہ تمام مصوری کے رنگ بھی ذرات سے ملکر بنے ہیں اور ہر ذرہ چند اجزاء سے مرکب ہے۔ مثلاً کارمائین کے رنگ کے ہر ذرہ میں کاربن ۹ جزو ہائیڈروجن ۸ جزو۔ آکسیجن ۵ جزو موجود ہے اور کارمائین کی رنگت ان اجزاء کے ملاپ پر منحصر ہے۔ جہاں ان میں فرق پڑا اور رنگ ہوا ہوا۔ اسی طرح تمام بیچدار ذرات کا ایک یہ بھی خواص ہے کہ صدمات حرارت و روشنی کو ناصر درجہ تک روکتے ہیں۔ یہانتک کہ ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اور یہ درجے باعتبار رنگوں کی ساخت کے مختلف ہیں ؛؛

موجودہ زمانہ میں روشنی اور گرمی پھیلنے کا وسیلہ ایک خاص قسم کا ایتھر خیال کیا جاتا ہے جو تمام خلا میں موجود ہے اسکی لہریں تمام اجسام کو پے در پے

صدمات پہونچا کر مؤثر کر رہے ہیں اسلیئے وہ رنگ جنکی ساخت زیادہ پیچدار
ہے یعنے جن میں کئی قسم کا مادہ شامل ہے تو زآفتاب سے جلد متغیر ہو کر پروانہ
کر جاتے ہیں۔ رہا اب یہ سوال کہ دہوپ اور سایہ کی روشنی میں بھی کچھ فرق
ہے۔ جبکہ سُرخ و سبز کرنوں کا طول دونوں حالتوں یعنے دہوپ اور سایہ میں
یکساں ہے ؟ فرق صرف اتنا ہے کہ تیھر کی تھرتھراہٹ سُرخ کرن میں نسبت
سبز کے بدرجہ اتم زیادہ ہے۔ پھر اگر کوئی یہ کہے کہ جو مادہ خاص درجہ تیز حرارت
پر تغیر پذیر ہو۔ اگر وہ زیادہ عرصہ تک کم درجہ حرارت میں رکھا جاے تو اسکی سطح
متغیر ہو جائے گا۔ تو اس شخص کا یہ کہنا خالی از حمق نہ ہوگا۔ مثلاً سب جانتے
ہیں کہ رنگ ہلکی حرارت پر پندرہ منٹ میں پگھل جاتا ہے تو یہ کب ممکن ہے
کہ وہ چند روز کی دہوپ میں گداز ہو جائے گا"۔ پس ثابت ہوا کہ تغیر مادہ
شدت حرارت پر منحصر ہے نہ کہ مدت حرارت پر ۔

تجربہ کاروں نے مختلف درجہ کی حرارت پر رنگین کاغذوں سے جو
نتائج اخذ کئے وہ کسی درجہ تک صحیح تھے مگر بڑی زیادتی یہ کی کہ محض اپنے
قیاسات پر محمول رکھکر آب رنگوں کو ناپائدار ثابت کرنا چاہا۔ حالانکہ خالص
اور مرکب رنگ میں دہوپ اور سایہ میں دن اور رات کا فرق ہے اور ایک
نکتہ یہ بھی قابل غور ہے کہ رنگین کاغذوں کو شیشہ کے فریم میں بند کرکے
دہوپ میں رکھنا گویا انکا بھٹی میں سوختہ کرنا ہے جیساکہ پروفیسر سکوکس

صاحب فرماتے ہیں تین شیشوں کے تہ در تہ اگر بانی رکھ دیا جاوے تو اس درجہ جوش کہا جائے گا کہ بیضہ مُرغ نیم برشت ہو جائے اور یہ کب قابل پذیرائی ہے کہ جو رنگ دہوپ نہ سہار سکے وہ سایہ میں بھی اُڑ جائیگا بلکہ یہ کہنا ممکن ہے کہ جو مذکورہ بالا اثر سے دگرگوں نہ ہوا وہ پر سایہ کی روشنی بھی بے اثر نہ ہوگی۔ لطف یہ ہے کہ لفظ "اثر روشنی" اسوقت تک مہمل سمجھا جا سکتا ہے جب تک اسکے ساتھ درجہ حرارت قائم نہ کیا جائے۔ کیونکہ شاذ حالتوں میں روشنی رنگ کو متغیر کرتی ہے ورنہ اسکے علاوہ آکسیجن اور بخارات آبی دو بڑے دشمن موجود ہیں۔ مگر روغنی رنگ بسبب وارنش کے اس تغیر سے محفوظ ہیں۔ اگر کچھ اثر ہوتا ہے تو صرف بالائی تہ پر اور نیچے کی تہ اسی طرح قایم رہتی ہے برخلاف آب رنگ کے جو بہت پتلے استعمال کئے جاتے ہیں اور جلد موثر ہو کر اڑ جاتے ہیں یا ہلکے پڑ جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی شیشے کی نلی میں رنگین کاغذ بند کر کے ہوا خارج کر دیجائے اور منہ اسطرح بند رکھا جائے کہ ہوا کا گذر نہو تو ان پر حرارت شعاعی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔

نیز یہ بھی تجربہ میں آچکا ہے کہ ناپائدار رنگ پر تاریکی میں آکسیجن اور بخارات آبی کا اثر پہنچایا جائے تو اسمیں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور حال میں یہ بھی امتحان ہو گیا کہ صرف روشنی اور آکسیجن سے بھی تغیر واقعہ

نہیں ہوتا۔ جب تک کہ آکسیجن۔ روشنی۔ اور نمی ملکر اپنا پورا اثر نہ ڈالیں چنانچہ ہم ذیل میں چند فہرستیں نقل کرتے ہیں جو مختلف اخبارات میں شائع ہوتی رہیں ؛

اوّل۔ مسٹر سمتھین صاحب نے پندرہ سال تک دھوپ میں رنگین کاغذ کے ٹکڑے رکھ کر نتیجہ ذیل بذریعہ اخبار ٹائمز شائع کیا ؛

بالکل پائدار	الیمن یلو۔ لمپ بلیک۔ ازیور بلو۔ الٹرا میرین۔ کوبالٹ۔ پرشیین بلو۔ انڈین ریڈ۔ ورملین۔ لایٹ ریڈ۔ بسٹر۔ برنٹ عنبر۔ وندیاک براون۔ برنٹ سینا۔ پرمننٹ یلو۔ یلو اوکر ؛
قدرے رنگ میں تغیر ہوا	پرپل میڈر۔ روز میڈر۔ براون میڈر۔ کیڈمیم یلو ؛
قدرے اڑ رہے	ایمرلڈ گرین۔ سیپیا۔ رومن سیپیا۔ فرنچ بلو ؛
کافی اڑ رہے	براون پنک۔ گمبوج۔ کروم یلو۔ انڈین یلو ؛
ناپائدار	کارمائن۔ انڈیگو۔ کرمزن لیک ؛

دویم۔ پروفیسر ہارٹلے نے تین ہفتہ رنگین کاغذوں کو دھوپ میں رکھ کر یہ نتیجہ اخذ کیا جو اخبار کیمیکل نیوز کے نمبر ۱۴۰۹ میں چھپا ؛

بالکل پائدار	ورملین۔ انڈین ریڈ۔ لایٹ ریڈ۔ کیڈمیم ورینج۔ کیڈمیم یلو۔ انڈین یلو۔ یلو اوکر۔ الٹرا میرین۔ انڈیگو۔ کوبالٹ۔ ایمرلڈ گرین۔ ویریڈین
قدرے رنگ تبدیل ہو گیا	سیپیا۔ براون میڈر۔ براون پنک۔ اولا گو گرین۔ بسٹر ؛

ناپائدار	کرمزن لیک - گمبوج - کارمائن ۔

سوم - کولمبیا کالج کے پروفیسر روڈ نے ۱/۲ ۳ ماہ موسم گرما میں رنگین کاغذوں سے یہ نتیجہ برآمد کیا جو کتاب موڈرن کروماٹکس کے صفحہ ۹۰ میں درج ہے

بالکل پائدار	انڈین ریڈ - لائٹ ریڈ - مارس اورنج - کیڈمیم یلو - یلو اوکر - رومن اوکر - برنٹ سینا - ٹرہی ورڈی - کوبالٹ - فرنچ بلو - سمالٹ - نیو بلو - برنٹ عنبر وایولٹ ۔
بھورے پڑ گئے	ریڈ لیڈ - ورملین - اولائو گرین - بٹر - گمبوج - وایولٹ کارمائن - یلو لیک - نیپلز یلو -
قدرے ہلکے ہو گئے	اور ولن - انڈین یلو - انیڈموری بلو - ایمرلڈ گرین - روز میڈر - سیپیا - پرشین بلو - براون میڈر - انڈیگو - نیوٹرل ٹنٹ - وینڈیاک براون ۔
ناپائدار	کارمائن - کرمزن لیک - براون پنک - یلو لیک -
قدرے سبز فام ہو گیا	کروم یلو ۔
زیادہ زرد ہو گیا	را سینا ۔
زیادہ نیلا ہو گیا	ہوکرز گرین ۔

مذکورہ بالا فہرستوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائے گا - کہ اکثر معدنی رنگ پائدار ہیں اور حیوانی و نباتی ناپائدار اور کیمسٹری دان اسبات کو مانتے

ہیں کہ معدنی رنگ چونکہ زیادہ اجزا سے مثل حیوانی و نباتی مرکب نہیں ہے اسلئے ان کے ذرات بھی جلد متغیر نہیں ہو سکتے۔ اور یہ مسئلہ موجودہ زمانہ میں اظہرمن الشمس ہے کہ روشنی اور حرارت ایک ناقابل درک مادہ کے متواتر بیشمار صدمات کا نتیجہ ہے جسکو بومینیفرس ایتھر (چمکنے والا ایتھر) کہتے ہیں جو تمام خلا میں یہانتک کہ ٹھوس سے ٹھوس اجسام میں بھی موجود ہے اور مدام تمام اجسام پر اپنا اثر کر رہا ہے۔ پس اسی طرح رنگوں پر بھی روشنی کا اثر ہوتا ہے۔ یعنی مادہ مذکورہ کی لہریں رنگ کے اجزاء ذراتی کو متحرک رکھتی ہیں یہانتک کہ وہ ان صدمات کے روکنے کے ناقابل ہوکر متغیر ہو جاتا ہے۔ ایسجن و بخارات آبی بھی اسکے ساتھ شامل ہوکر اسکی قوت کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ اگر حرارت کم درجہ کی ہو تو ایتھر کی لہریں بھی کمزور ہوتی ہیں اور پورا عمل نہونے سے رنگ میں بھی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً کرم دانہ سے رنگا ہوا کاغذ دھوپ میں دو ہفتہ میں پھیکا پڑ جاتا ہے مگر کمرہ کی معمولی روشنی میں سالہا سال تک کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں ہوتی ؀

بعض کیمیا دانوں نے آفتاب کی شعاع بنفشیجی کو وزد رنگ تصور کیا جو عمل فوٹوگرافی میں نائٹریٹ سلور وغیرہ کو چشم زدن میں متبدل کر دیتی ہے مگر اس پیکر فکر نے بھی دریا سے خیال پر نقش برآب سے زیادہ وقعت حاصل نہیں کی ؀

اور دقیقہ شناسان سائنس نے ضیاء برق کو جو بے اثر ٹھیرایا ہے اسکا کافی ثبوت موجود نہیں کیونکہ یہ تو جب ممکن ہوسکتا ہے کہ عرصہ دراز تک خاص درجہ کی برقی حرارت اور روشنی میں تصاویر آب رنگ رکھی جائیں اور پھر نتیجہ مرتب ہو۔ مگر ایسا کرنا کچھ آسان بات نہیں ٭

غرض اس بحث میں محققین سائنس کے تمام نقشے بگڑ گئے اور مصوروں کا رنگ جم گیا۔ کیونکہ اُنھوں نے نمایش پکڈلے سے تجربتاً یہ ثابت کر دکھایا۔ کہ رنگ مبدل ہونے کے اسباب اگر ہوسکتے ہیں تو یہ ہیں۔ دستکاری کا پُرانا طریقہ۔ خراب قسم کا کاغذ۔ تنی۔ ایمیجن ینیل اور گیرو کا مرکب وغیرہ ٭

اور لطف یہ ہے کہ کیمیا دان گیرو کو پائدار ہونے کے علاوہ دیگر رنگوں سے بحالت مرکب بھی بے اثر خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام صورت گر و قلم پرداز واقف ہیں کہ ینیل۔ لائٹ رڈ۔ اور وینیشین ریڈ سے ملکر خراب نہیں ہوتا۔ مگر انڈین ریڈ دیگروں سے بگڑ جاتا ہے ٭

نقاش اگرچہ مذکورہ بالا تبدیلی کو بہ ترکیب کیمیائی ثابت نہیں کر سکتے مگر صناعت مدید کا تجربہ اسکا شاہد ہے۔ اور بقول مسٹر گرہم لسٹک "قیاس و گمان میں غلطی ممکن ہے مگر تجربہ جھوٹ نہیں ہو سکتا"۔ ایسا ہی سر ہمفری ڈیوی صاحب فرماتے ہیں کہ "علم کیمیا میں مشابہت سے اکثر غلطی واقعہ ہوتی ہے مشابہت صرف نئے تجربہ کی طرف رہبری کرتی ہے ایسی حالت میں غور عمیق اور

نکر بلیغ کرنا مولات ضروری ہے ۔ مثلاً مثال گزشتہ یعنی نیل و رگیرو کے مرکب کے اثر پر غور کیا جاتا تو نیل کا کافور ہو جانا صاف ظاہر ہو جاتا۔ کیونکہ انڈین ریڈ معدنی رنگ ہے اور ونیشین اور لایٹ ریڈ مصنوعی اور علم کیمیا میں اس تغیر کی اکثر مثالیں بھی موجود ہیں جسمیں ایک جسم دوسرے سے کیمیائی طرز پر ملنے کے بجائے کم درجہ حرارت پر اسکو پھاڑ دیتا ہے جب موجودہ مصنوعی انڈین ریڈ پر یہ تجربہ کیا گیا تو نیل بے اثر رہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ غلطی مشابہت سے واقعہ ہوئی ہے مصوروں سے زیادہ کیا کیا کافی ثبوت بہم پہونچاتے جو انھوں نے نمایش بکڈلے میں کر دکھایا کیونکہ صاف طور پر ثابت ہو گیا ۔ کہ تمام طبقہ انگلستان میں صرف چند بدرنگ تصاویر دستیاب ہوئیں (وجہ بدرنگی وہی تھی جو مذکور ہوئی) ورنہ باقی تمام دکمال خوشرنگ و دلپسند تھیں ۔ ظاہر النظر میں کسی طرح کی تبدیلی واضح نہیں ہوتی تھی ؛

ایک پہلو سے اگر کیمیا دانوں کے مسئلے پر غور کی جائے تو وہ صحیح ہے رنگ بلحاظ متغیر ہو رہے ہیں یعنے اگر کسی رنگ سے واش کر کے کاغذ کو دو چار صدی تک رکھا جاوے تو وہ متغیر ہو جائے گا ۔ مگر عام لوگ اس قسم کے تغیر کو تغیر واقعی نہیں مانتے وہ تغیر اسکو کہتے ہیں جو ظاہری ہو اور اور جسکا اثر جلد مفہوم ہو سکے ۔ پس بحث مذکورہ کیمیا دانوں اور مصوروں

کی غلط فہمی کا نتیجہ تھا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ورنہ اصول سائنس ٹوٹ نہیں سکتے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ زمانہ حال تک ہماری نگاہ اسقدر مشاق نہیں ہوئی کہ نہایت خفیف تبدیلی کو بھی محسوس کر سکے۔ مگر ہاں یہ اچھی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ تصاویر و نقشہ جات آب رنگ ناپائدار نہیں ہیں॥

مسٹر رسکن کی چٹھی کا خلاصہ جو اخبار ٹائمز ماہ اپریل ۱۸۵۶ء میں چھپی

آجکل جو غوغا پبلک میں آب رنگ کی مصوری پر ہو رہا ہے اور جس کی تصدیق کی طرف عام خیالات مبذول ہیں بیشک دلچسپی سے خالی نہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ قدیمی تصاویر اور نقشے جو عمدہ کاغذ پر بنائے گئے ہوں اسوقت تک قابل تعریف ہیں॥

بھلا روغنی رنگ کی تصاویر۔ شیشہ یا چینی پر گلکاری۔ مومی کام دار نقشی دستکاری اور اسی طرح کے سیکڑوں طریقے آب رنگ سے بنے ہوئے ورق سے کب مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور کونسا مصالحہ ایسا لطیف و صاف ہے کہ جس سے مصور بسہولت تمام اپنا کام سرانجام دے سکتا ہے۔ جو لطف و انبساط کہ آب رنگ کی تصویر کی دید سے ہوتا ہے وہ کب کسی دوسرے مصالحہ کے بنائے کام سے ہو سکتا ہے۔ جواہرات کی مرصع کاری و میناکاری اور منقش شیشی کی ہفت رنگی اسکی چمک۔ شوخی اور

خوشرنگی کے سامنے ماند ہے ٭

اگر آپ رنگ کی عمدہ تصویر کی ایسی حفاظت کیجائے جیسے دانا آدمی اپنی کتاب کی کرتا ہے تو وہ صدیوں تک بلا تغیر تمہاری دیوار پر آویزاں رہیگی وہ تمہارا ایسا ساتھی ہے کہ خواہ تم دنیا کے ساتھ اسکو چھوڑ دو مگر وہ تم کو نہ چھوڑے گا۔ کیا وہ تمہارے وارثوں کو ایسی عزیز نہ ہوگی جیسے تمہاری جائداد۔ املاک۔ باغ۔ گھوڑے اور اور مال متاع ؟۔ کیا ایسی چیز پر روپیہ صرف کرنا جو تمام عمر کے لئے باعث بہجت و انبساط ہو بیوقوفی ہے ؟۔ ذرا تصویر کی قیمت اور تمام عمر کی اس خوشی کے اثر کو مقابلہ کرو جو اسکی دید سے ہوتی ہے۔ سیکڑوں نادان چند گھنٹے کی ناپائدار خوشی کے لئے صدہا روپیہ برباد کر دیتے ہیں۔ کیا اسکے مقابلہ میں تصویر مفت نہیں ؟ وہ ایسا سدا بہار گلشن یا پھول ہے جو باد خزاں سے محفوظ ہے ٭٭

دستخط

جون رسکن

فصل دوم موجودہ زمانہ میں رنگوں کی صورت اور حالت

جو رنگ فن مصوری و نقشہ کشی میں مستعمل ہیں۔ انکی چند صورتیں ہیں خشک ٹکیا یا کیک صورت (کیک کلر) خشک سفوف (پوڈر کلر) روغنی رنگ (آئیل کلر) تر یا ملائم (موئسٹ کلر) بصورت عرق (لیکوڈ کلر) رنگ کی ٹکیاں مختلف شکل کی ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہر کاریگر اپنی شہرت کے لئے نئی شکل بناتا ہے۔ یہ پانی میں کھولکر کام میں آتی ہیں اسلئے آب رنگ واٹر کلر کہلاتی ہیں۔ دیکھو شکل ذیل

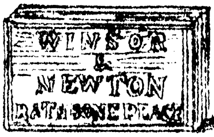

رنگ کا خشک سفوف پوڑیہ میں آتا ہے۔ پانی۔ آب گوند۔ وارنش موم۔ وغیرہ اشیاء کے ساتھ اسکو بہ آسانی ملاکر استعمال کرسکتے ہیں اگر ڈلی کو چورہ کرکے باریک پیسکر اس طرح کام میں لادیں تو وہ ایسی اچھی طرح حل نہیں ہوتی موٹے ذرے باقی رہ جاتے ہیں ٭

روغنی رنگ (آئیل کلر) میں علاوہ رنگ کے صاف شدہ السی کا تیل اور روغن تارپین بھی ہوتا ہے۔ یہ جست کی پیپیوں میں جنکو انگریزی زبان میں

ٹیوب کہتے ہیں بھرا ہوتا ہے تاکہ گرد وغبار سے محفوظ رہے اسکے ایک
طرف پیچدار ڈاٹ ہوتی ہے۔ جب رنگ نکالنا مطلوب ہو۔ پیچ
کھولکر آہستہ ٹیوب کو دباؤ رنگ نکل آئیگا۔ اسکو چاقو کی نوک سے علیحدہ
کرلو اور پھر ڈاٹ بند کرکے رکھدو۔ اتنا خیال رہے کہ غیر رنگ کی ڈاٹ
کسی ٹیوب پر نہ لگے۔ ورنہ رنگ خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ دیکھو
شکل ذیل:-

تر یا ملائم رنگ یعنی مواسٹ کلر میں علاوہ رنگ کے قدرے شہد۔
گلیسرین۔ شکر وغیرہ اجزا بھی ملائے جاتے ہیں تاکہ عرصہ دراز تک خشک
نہ ہوں۔ یہ پانی میں بآسانی حل ہوجاتے ہیں۔ اور فائدہ یہ ہے کہ گھسنے
کی دقت اوٹھانی نہیں پڑتی۔ یہ چینی کی سکوریوں میں جنکو پین کہتے ہیں
بھرا رہتا ہے۔ دیکھو شکل ذیل:-

گھلے ہوئے رنگ اکثر فوٹوگراف کی تصاویر پر لگائے جاتے ہیں۔ یا
ایسی جگہہ جہاں صرف واش کرنا ہو۔ حسب ضرورت پانی ملاکر پتلا کرلیتے

ہیں - ایک خرابی انمیں یہہ ہے کہ فوٹو کی تصویر پر سے اگر دہونا چاہیں تو پھر نہیں چھوٹ سکتے ۔

یہہ بھی واضح ہے کہ تمام اقسام کے رنگ دہوپ - گرمی - تری اور ہوا میں سے جلد خراب ہو جاتے ہیں - اکثر ٹکیاں شکستہ ہو جاتی ہیں - ٹیوب میں رنگ سوکھ کر ٹھوس ہو جاتا ہے اور پھر کام میں نہیں آسکتا - اسلئے نہایت احتیاط سے صندوقچہ میں رکھنا چاہئے - تاکہ گرد و غبار سے بھی محفوظ رہے ۔

فصل سوم - آب رنگ کے نمونے

ذیل میں ضروری اور کارآمد رنگوں کے دستی نمونے کاغذ پرداش کرکے دکھلائے گئے ہیں تاکہ اہل ہنر ایک ہی قسم کے رنگوں کو بہ آسانی مقابلہ کرکے دیکھ سکیں کیونکہ مصوروں اور نقاشوں میں بہت کم ایسے ہوں گے جنہوں نے اِن تمام رنگوں سے کام لیا ہوگا یا یکجا کاغذ پر پھرے ہوئے دیکھے ہونگے - ایک ہی قسم کے رنگ قریب قریب اسلئے دکھلائے گئے ہیں کہ ایک دوسرے کا اصلی فرق بخوبی معلوم ہو جائے اور سفیدہ

کا واش اسلئے نہیں کیا گیا کہ سفید زمین پر کیا بھلا معلوم ہوگا - اور یہ بھی واضح رہے کہ اب بجز چند مصوروں کے جو اکثر ریاستوں میں ملازم ہیں سب انگلستانی و فرنگستانی رنگ برتتے ہیں اور وہ بھی سفیدہ سیندور - کرم دانہ - اور لاجورد بناتے ہیں - کیونکہ ولایتی سفیدہ بہت باریک نہیں ہوتا اور لاجورد زیادہ قیمتی ہوتا ہے ۔

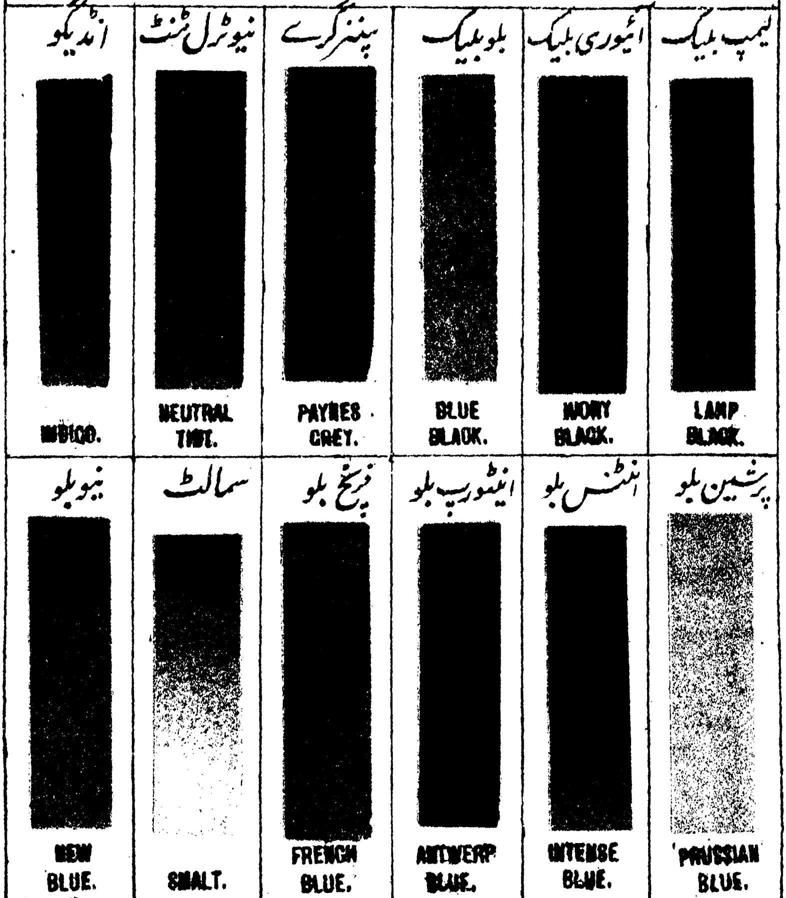

اولائیو گرین OLIVE GREEN.	ہوکرز گرین نمبر ۲ HOOKER'S GREEN No.2	پرشین گرین PRUSSIAN GREEN.	ٹری ورٹی TERRE VERTE.	سیرولین بلو CERULEAN BLUE.	کوبالٹ بلو COBALT BLUE.
ایمرلڈ گرین EMERALD GREEN.	وریڈین VIRIDIAN.	ہوکرز گرین نمبر ۱ HOOKER'S GREEN No.1	سیپ گرین SAP GREEN.	برونز BRONZE.	اوکسائیڈ آف کرومیم OXIDE OF CHROMIUM.
وینڈائک براؤن VANDYKE BROWN	وارم سیپیا WARM SEPIA	بسٹر BISTRE.	کولون ارتھ COLOGNE EARTH.	رومن سیپیا ROMAN SEPIA.	سیپیا SEPIA.

ماوی MAUVE.	وایولٹ کارمائن VIOLET CARMINE.	انڈین پرپل INDIAN PURPLE.	برنٹ عنبر BURNT UMBER.	براون پنک BROWN PINK.	را عنبر RAW UMBER.
کرمزن لیک CRIMSON LAKE	پرپل لیک PURPLE LAKE.	برنٹ کارمائن BURNT CARMINE.	انڈین ریڈ INDIAN RED.	پرپل میڈر PURPLE MADDER.	براون میڈر BROWN MADDER.
برنٹ سینا BURNT SIENNA.	لائٹ ریڈ LIGHT RED.	وینیشین ریڈ VENETIAN RED.	روز میڈر ROSE MADDER.	سکارلٹ لیک SCARLET LAKE.	کارمائن CARMINE.

روبنز میڈر	یلو اوکر	مارس یلو	رومن اوکر	را سینا	برون اوکر
RUBENS MADDER.	YELLOW OCHRE.	MARS YELLOW.	ROMAN OCHRE.	RAW SIENNA.	BROWN OCHRE.
کیڈمیم اورنج	کروم اورنج	نیوٹرل اورنج	ورملین	سکارلٹ ورملین	اورنج ورملین
CADMIUM ORANGE.	CHROME ORANGE.	NEUTRAL ORANGE.	VERMILION	SCARLET VERMILION	ORANGE. VERMILION
نیپلز یلو	کروم یلو	اٹیلین پنک	کیڈمیم یلو پیل	کروم ڈیپ	کیڈمیم یلو
NAPLES YELLOW.	CHROME YELLOW.	ITALIAN PINK	CADM. YELL. PALE.	CHROME DEEP.	CADMIUM YELLOW.

یلو لیک	انڈین یلو	گمبوج	اوریولن	کنگز یلو	لیمن یلو
YELLOW LAKE.	INDIAN YELLOW.	GAMBOGE.	AUREOLIN.	KING'S YELLOW.	LEMON YELLOW

فصل چہارم - رنگوں کی ماہیت و تقسیم

اگرچہ اس زمانہ تہذیب و شایستگی میں انسان نے بمدد علم کیمسٹری (کیمیا) جہان کے عناصر کو تہ و بالا کر کے سینکڑوں نئے مرکب بنا ڈالے اور آدمی دنیا کی صورت پر مختلف الالوان رنگوں کا غازہ مل دیا اور اونے ادنے مکانوں کو اشیاء نفیسہ و جدیدہ سے گلزار کی طرح آراستہ کر کے نگارخانہ چین کا ہمسر بنا دیا - مگر پھر بھی رنگوں کے بارہ میں اسکو قدرت کا شکر گزار ہونا پڑا جس نے ہزارہا سال کے عرصہ میں شکم زمین کی بھٹی میں پکا پکا کر ایسے پایدار و خوب صورت رنگ ودیعت کئے جن کی خوشرنگی اور چمک دمک زمانہ فرعون و ہامان سے لیکر آجتک ویسی ہی ہے

یلولیک	انڈین یلو	گمبوج	اوریولن	کنگز یلو	لیمن یلو
YELLOW LAKE.	INDIAN YELLOW.	GAMBOGE.	AUREOLIN.	KING'S YELLOW.	LEMON YELLOW

فصل چہارم - رنگوں کی ماہیت و تقسیم

اگرچہ اس زمانہ تہذیب و شایستگی میں انسان نے بمدد علم کیمسٹری (کیمیا) جہان کے عناصر کو تہ و بالا کرکے سینکڑوں نئے مرکب بنا ڈالے اور مادی دنیا کی صورت پر مختلف الالوان رنگوں کا غازہ مل دیا اور ادنے ادنے مکانوں کو اشیاء نفیسہ و جدیدہ سے گلزار کی طرح آراستہ کرکے نگارخانہ چین کا ہمسر بنا دیا۔ مگر پھر بھی رنگوں کے بارہ میں اسکو قدرت کا شکرگزار ہونا پڑا جس نے ہزارہا سال کے عرصہ میں شکم زمین کی بھٹی میں پکا پکا کر ایسے پایدار و خوبصورت رنگ ودیعت کئے جن کی خوشرنگی اور چمک دمک زمانہ فرعون و ہامان سے لیکر آجتک ویسی ہی ہے

اول وہ رنگ جو معدنی الاصل ہیں

انگریزی نام	ہندی نام	قدرتی یا مصنوعی	مقام ساخت یا پیدائش	کیفیت
یلو اوکر - کیتفورڈ یلو - براؤن اوکر - رومن اوکر	زرد مٹی	کانی	مختلف ممالک	زمانہ قدیم میں ملک مصر کی خاک بہت مشہور تھی مگر ہر دیار میں کم و بیش پائی جاتی ہے اور وہیں کے نام سے شہرت پاتی ہے ؞
را سینا ور اعنبر	بھوری مٹی یا بھور آب رنگ	کانی	مقام سینا و عنبر یا واقع ملک اٹلی	رنگ کا جزو اوکسائیڈ آف منگانیز ہے اور بہت پائیدار۔ عمدہ قسم کا عنبر جزیرہ سائپرس سے نکالا جاتا ہے ؞
آرپیمنٹ	ہرتال	کانی	اکثر بلاد	قدیم زمانہ میں مصری ہندی اور رومی بکثرت استعمال کرتے تھے ؞
کنگز یلو	ایضاً	مصنوعی	بلاد یورپ	گندھک اور سنکھیا کا مرکب ہے اور بوجہ ناپائیداری غیر مستعمل ؞
کیڈمیم اورنج		مصنوعی	یورپ	دھات کیڈمیم اور گندھک کا مرکب ہے ؞
وندیاک براؤن		کانی	کیسل واقع ملک اٹلی	معدنی کوئلہ کی قسم سے ہے ؞

کیفیت ١	کہاں سے حاصل ہوتا ہے	معدنی یا مصنوعی	ہندی نام	انگریزی نام
زمانۂ قدیم سے بہت مشہور ہے ۔	چین تبت ایران	معدنی	سنگ لاجورد	الٹرامرین جینوئن
چمک دمک اور شوخی میں معدنی سے کم تر ہے	فرانس جرمنی انگلستان	مصنوعی	لاجورد	الٹرامرین
دوسرے درجہ کا رنگ ہے ۔	چین تبت ایران ہندوستان	معدنی	لاجوردی خاکی	الٹرامرین ایش
دھات کوبالٹ اور المونیم کا مرکب ہے ۔	فرانس جرمنی انگلستان وغیرہ	معدنی		کوبالٹ بلو
کوبالٹ سے نیلا رنگ کا کانچ طیار کرکے باریک پیس لو ۔	ایضاً	مصنوعی		سمالٹ
مصنوعی لاجورد کی ایک قسم ہے ۔	ایضاً	ایضاً		نیو بلو
مصنوعی لاجورد کا دوسرا نام ہے				
یہ فرانس میں ایجاد ہوا اس لئے یہ	فرانس	ایضاً		فرنچ بلو
نام مشہور ہوا ۔				

انگریزی نام	ہندی نام	معدنی یا مصنوعی	[illegible]	کیفیت
[illegible]	[illegible]	مصنوعی	[illegible]	پیشتر صرف چین سے آتا تھا ہندوستان میں بھی عمدہ طیار کیا جاتا ہے
[illegible]	[illegible]	ایضاً	اکثر بلاد	کشتہ جست ہے - چائنیز وائٹ کا دوسرا نام ہے
[illegible]	[illegible]	ایضاً	اکثر بلاد	اول شہر کریمس کا مشہور تھا مگر اب بکثرت ہر دیار میں بنایا جاتا ہے
[illegible]		ایضاً	[illegible]	دھات کرومیم کا کشتہ ہے
سیرولین بلو		مصنوعی	جرمنی	کوبالٹ اور کشتہ رانگ کا مرکب ہے
انڈین ریڈ	گیرو	معدنی	[illegible]	اس میں کشتہ آہن پایا جاتا ہے
ایضاً	ایضاً	مصنوعی	[illegible]	رنگ کا جز سسکوئی اوکسائڈ آف ایرن ہے
[illegible]	[illegible]	مصنوعی	[illegible]	یلو اوکر کو سوختہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے

کیفیت ۱	مقام جہاں سے دستیاب ہوتا ہے	معدنی یا مصنوعی	ہندی نام	انگریزی نام
راسینیا کو جلالو ۔	بلاد یورپ	مصنوعی	بھورا آبرنگ	برنٹ سینیا
راعنبر کو سوختہ کرلو ۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً	برنٹ عنبر
کانی خاک ہے مگر مصنوعی بھی وَنڈیک بروں کے جلانے سے بن سکتا ہے ۔	کسلز	معدنی		کسلز ارتھ
پیشتر اٹلی سے حاصل ہوتا تھا اب بطریق مصنوعی کُشتہ آہن سے طیار ہوتا ہے ۔	اٹلی	ایضاً		بینیشین براؤن
زمانہ قدیم میں معدنی زیادہ مستعمل تھا مگر ملک چین کا بہت مشہور ہے ۔	اکثر بلاد	معدنی	شنجرف	ورمیلین
پارہ اور گندھک کا مرکب ہے ۔	یورپ	مصنوعی	شنجرف	ورمیلین
سبزی مائل پائیدار رنگ کی خاک ہے		قدرتی		ٹیرے ورٹی

معدنی رنگ جو گاد تہ نشین کرنے سے حاصل ہوتے ہیں

پارہ اور ایوڈین سے ترکیب دیا گیا ہے	ہالینڈ جرمنی و انگلستان	مصنوعی	انگارن	اسکارلٹ

انگریزی نام	ہندی نام	قدرتی یا مصنوعی	جہاں سے آتی ہیں	کیفیت
اوریولین	طلائی	مصنوعی	انگلستان	نائٹریٹ آف کوبالٹ اور پوٹاسیم کا مرکب ہے طلائی رنگ ہونے سے یہ نام ہوا۔
کروم یلو		ایضاً	[illegible]	کرومیم اور سیسہ کا مرکب ۔
کروم اورنج		ایضاً	ایضاً	علاوہ مذکورہ بالا کے ہوتا ہے جو کان سے نکلتا ہے ۔
کنگس یلو	ہڑتال	ایضاً و قدرتی	[illegible]	طوطیا گجراتی و سنکھیا کے ملانے سے بن جاتا ہے ۔
لیمن یلو		ایضاً	ممالک مختلفہ	کرومیم اور بیریم کا مرکب ہے ۔
وہ رنگ جو نباتی ہیں				
گمبوج	عصارہ درخت	[illegible]	[illegible]	بہت مشہور ہے ۔
انڈیگو	نیل	[illegible]	[illegible]	گرم ملکوں میں زیادہ تر بویا جاتا ہے ۔

انگریزی نام	ہندی نام	قدرتی یا مصنوعی	مقام ساخت یا پیدائش	کیفیت
انٹنس بلو	نیل شوخ	پتوں سے نکلتا ہے	جرمنی و انگلینڈ	نیل کو تیزاب گندھک سے صاف کر لیتے ہیں ۔
بردن پنک	گلابی بھورا	بلوط کی چھال	شمالی امریکہ	بطریق جوشاندہ عرق لیکر گاد تہ نشین کر لو ۔
لاک لیک	لاکھی سرخی	لاکھ	سیام ۔ بنگال و اکثر بلاد	ہندوستان کے قدیم رنگوں میں سے ہے ۔
انڈین پنک		چھال بلوط	یورپ	
یلو لیک		ناسپال	ہندوستان و انگلستان وغیرہ	جوشیدہ عرق کی پھٹکری سے گاد بٹھالو ۔
بلو بلیک	نیلگوں سیاہی		انگلستان	شاخہائے انگور کو جلا کر خاکستر کو صاف کر لیتے ہیں ۔
لمپ بلیک	کاجل		ہند ۔ جرمنی ۔ فرانس و یورپ و امریکہ	چکنائی دور کرکے استعمال میں لاتے ہیں ۔

انگریزی نام	ہندی نام	ہندی نام یا معمولی	ہندوستان یا انگلستان	کیفیت
بسٹر		راکھ	یورپ	ہلکا سیاہ ہوتا ہے ۔
میڈر لیک روز میڈر میڈر کلارائن برنٹ میڈر براؤن میڈر پنک میڈر وغیرہ	مجیٹھ	تیلی تیلی جڑ کے جوشاندہ سے حاصل ہوتے ہیں	گرم ممالک خاصکر ہند ۔ فارس روم	اس پودے سے جتنے رنگ حاصل ہوتے ہیں سب پائدار ہیں ۔
وہ رنگ جو حیوانات سے حاصل ہوتے ہیں				
کچنیل لیک کارمائن برنٹ کارمائن	کرمدانہ	کیڑے جو ناگ پھنی کے درخت پر رہتے ہیں	میکسیکو جزائر کناری اسپین	یہ کیڑے اکثر ناگ پھن کے درخت پر پائے جاتے ہیں نر کیڑوں سے رنگ حاصل ہوتا ہے مگر افسوس کہ تمام مرکب ناپائدار ہیں اگرچہ ایسے شوخ ہیں کہ دل چاہتا ہے دیکھا کرو ۔

انگریزی نام	ہندی نام	فارسی یا عربی	مقام تیاری یا ایجاد	کیفیت
سیپیا	سیاہ از قسم رنگ	از قسم دودہ سیکھسل	بحیرہ روم	یہ رنگ کٹل نامی مچھلی کی غدود سے نکالا جاتا ہے ؀
انڈین اینک	سیاہی چینی یا کھی لاوا	مصنوعی	انگلستان	
انڈین بلیو	پیوڑی		عرب و ہند	بہت پائدار ہے اسکو گئو گولی بھی کہتے ہیں
پرشین بلو		مصنوعی لاجورد	انگلستان جرمنی فرانس	بال ۔ سینگ ۔ کھر وغیرہ جلا کر پوٹاش اور آہن ملا کر اسکو بنا لیتے ہیں ؀

باب دوم

فصل اوّل ۔ سفید آب

وہائیٹ لیڈ یا فلیک وہائیٹ[1] ۔ زنک وہائیٹ یا چائینیز وہائیٹ[2] ۔ کونسٹنٹ[3] وہائیٹ یا پرمیننٹ وہائٹ[4] ۔ فرنچ وہائیٹ[5] ۔ رومن وہائیٹ ۔ سپینش وہائیٹ ؀

۱۔ وہائٹ لیڈ یا فلیک وہائٹ (سیسہ کا سفیدہ)

یہ سفیدہ جسیم اور دودیا ہوتا ہے اور باد کثیف ورشنی سے مائل بسیاہی ہوجاتا ہے اسلئے آب رنگ میں کم مستعمل ہے۔ ہاں اسکی بجائے چائنا وائٹ زیادہ مستعمل ہے مگر روغنی رنگ اسکا بھی بنایا جاتا ہے۔ مٹی کے برتنوں میں خام سرکہ اور سیسے کے ٹکڑے داخل کرکے ایسی نمدار زمین پر جہاں کوڑا کرکٹ پڑا ہو رکھ دو چند ہفتے میں سیسہ گھلکر بصورت سفیدہ تہ نشین ہوجائے گا۔ اسکو باحتیاط علیحدہ کرکے آب مقطر یا صاف و شیریں پانی سے اتنا دھوو کہ ترشی دفع ہوجائے۔ پھر اہل ہند کی ترکیب سے اجزائے باریک حاصل کرلو۔ دیکھو فصل نہم ؂

۲۔ زنک وائٹ یا چائنیز وائٹ (سفیدہ جستی یا سفیدہ چینی)

جو صفات سفیدے کے لئے خاص ہیں یعنے پائداری جسم دودیا پن اور خوبصورتی سب کم و بیش اسمیں موجود ہیں ترکیب ساخت یہ ہے کہ تیز آنچ میں جلا کر کشتہ کرلو اور باریک پیسکر اجزاے باریک بہ ترکیب مذکورہ بالا نکال لو۔ اسکو دیگر رنگوں سے بلا تکلف مرکب کرسکتے ہیں ؂

فلیک وہائٹ اور چائنا وہائٹ پہچاننے کی ترکیب

دونوں کے ٹکڑے لیکر کسی تیزاب میں ڈالو اگر سوڈا واٹر کی طرح جوش کھاوے تو فلیک ہے ورنہ چائنا وہائٹ ؂

۳- کونسٹینٹ وہایٹ یا پرمینیٹ وہایٹ (سفیدہ مستقل)

کلورائیڈ آف بیریم میں آب آلودگندہاک کا تیزاب اتنا ملاؤ کہ سفیدگاد تہ نشین ہو پھر فلٹر پیپر[1] پر رکھکر صاف آب شیریں سے اتنا دہو کہ کیفیت تیزابی دور ہو جاوے۔ اسکا جسم ہلکا ہے اور واش[2] بھی صاف نہیں ہو سکتا۔

۴- فرنچ وہایٹ (سفیدہ فرنگستانی)

مردارسنگ باریک پیسکر سرکہ میں ڈالو جب دو تین ہفتے میں حل ہو جاوے تو کاربونک ایسڈ گاس[3] داخل کرو جو گاد تہ نشین ہو اسکو باحتیاط علیحدہ کرکے میٹھے پانی سے دہو تاکہ ترشی دفع ہو پھر خشک کرکے استعمال کرو۔ نوع دیگر۔ اسٹیک ایسڈ یا نائیٹرک ایسڈ میں مردارسنگ باریک پیسکر ڈالو پھر گندہاک کا تیزاب جسمیں پانی ملایا گیا ہو تھوڑا تھوڑا ڈالو حتے کہ سفیدہ گاد تہ نشین ہو۔ اسکو دہوکر خشک کرلو۔

۵- رومن وہایٹ (سفیدہ رومی)

کشتہ قلعی یعنی رانگ اور کشتہ جست کو مرکب کرلو۔

---

[1] فلٹر پیپر۔ سیاہی چوس کی طرح کا کاغذ ہے جسمیں سے صرف پانی چھن سکتا ہے اور دوا سطح پر باقی رہ جاتی ہے۔

[2] واش۔ اصطلاح مصوری میں پوتا پھیرنے کو کہتے ہیں یعنی رنگ لگانا۔

[3] کاربونک ایسڈ گاس۔ ایک ہوا ہے جو اجزاے نباتی کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ سپینش وہایٹ (سفیدہ اُندلسی)[a]

معدنی سفید مٹی مثل خاک کے ہے جسکو صاف کرکے استعمال کرتے ہیں :۔

فصل دوم۔ زرد اور نارنجی رنگ

۱ کردم ارتھ یا سٹون یلو ۲ کردم یلو پیل - ۳ کردم ڈیپ - ۴ کردم اورنج -
۵ یمن یلو - ۶ مسروشین یلو - ۷ کنگز یلو - ۸ پیٹنٹ یلو - ۹ اوروالن - ۱۰ را سینا
۱۱ گمبوج - ۱۲ یلو کارماین یا پیڈرہ یلو - ۱۳ برنٹ سینا - ۱۴ اٹیلین پنک - ۱۵ نیوٹرل اورنج -
۱۶ یلو لیک - ۱۷ نیپلز یلو - ۱۸ مارس یلو - ۱۹ کیڈمیم یلو ۲۰ کاڈمیم یلو پیل - ۲۱ کاڈمیم اورنج -
۲۲ مارس اورنج - ۲۳ رومن اوکر - ۲۴ اکسفورڈ یلو - ۲۵ امریکن اوکر - ۲۶ براون اوکر - ۲۷ یلو اوکر -

۱ کردم ارتھ یا سٹون یلو (کردم مٹی یا پتھر کی زردی)

معدنی بھاری جسم والی مٹی ہے جو حقیقتہً دھات کردمیم کا کُشتہ ہے جسمیں قدرے پھٹکری اور چقماقی مادہ بھی پایا جاتا ہے وہ ہوسے رنگ متغیر اور باد کثیف اور دھوئیں سے سیاہ فام ہو جاتا ہے۔ پرشین یلو۔ انڈین یلو

[a] سپین پر جب اہل اسلام قابض ہوئے تھے تو اُنھوں نے اسکا نام اُندلس رکھا تھا۔

اور انڈیگو کے ساتھ مرکب نہیں ہو سکتا۔ ناپائداری کے باعث اکثر عموماً کام میں نہیں لاتے۔ پانی کو پانی کے ساتھ پیسکر بار یک اجزا شل سفیدہ تہ نشین کر لیتے ہیں ॥

۲۔کروم ییلو پیل (کروم کی ہلکی زردی)

افعال و خواص میں مثل مذکورہ بالا ہے ترکیب ساخت یہ ہے۔ بائکرومیٹ پوٹاش کے عرق میں۔ عرق نائیٹریٹ آف لیڈ اتنا ڈالو کہ زردی کا دوتہ نشین ہو جائے۔ پھر فلٹر کاغذ پر رکھ کر اسقدر دھو کہ شور بہت دفع ہو جائے۔ بعدہٗ خشک کر کے کام میں لاؤ ॥

نوع دیگر۔ اسیٹیٹ آف لیڈ (سیسہ کا سفیدہ) کو گرم پانی میں حل کرکے تیزاب گندھک اتنا ڈالو کہ کا دوتہ نشین ہو پھر پانی نتھار کر پھینکدو اور صاف پانی سے دھو ڈالو۔ تین حصے یہ طیار شدہ مرکب اور ایک حصہ کرومیٹ آف پوٹاش کا عرق ملاؤ جب زرد رنگ کی گاد تہ نشین ہو جائے تو بہ احتیاط دھو کر کام میں لاؤ ॥

۳۔کروم ڈیپ (گہرا کروم)

اگرچہ کرومیم دھات کے تمام مرکبوں میں سب سے زیادہ شوخ ہے مگر ناپائدار ہونے میں کچھ شک نہیں۔ تہ موٹی۔ واش صاف۔ کرومیم اوکسائیڈ بقدر ضرورت دو چند کو نمک کے ساتھ بند برتن میں جلاؤ جب سرد ہو جائے پانی میں

پیسکر کلوریٹن گاس داخل ہو جب گاد تہ نشین ہو دہو کر صاف کر دو۔

۴۔ کرو م اورنج (نارنجی کروم)

شوخی اور چمک میں بے مثل ہے مگر ناپائیداری اسکی ذات میں شامل ہے اسلئے کرٹیسیم اورنج اسکی بجائے زیادہ مستعمل ہے۔ کاسٹک پوٹاش اور کرومیٹ پوٹاش کے عرق کو ملا کر جوش دو جب نارنجی گاد تہ نشین ہو صاف کر کے خشک کر لو۔ ہلکا یا بھاری کرومیٹ پوٹاش کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔ نوع دیگر۔ کرومک ایسڈ کے عرق میں قدرے نمک ملا کر جوش دو اور الکوہل درو ح خمر اتنا زیادہ کرو کہ نارنجی گاد تہ نشین ہو۔ گاد کو دہو کر خشک کر لو۔

۵۔ لیمن ییلو (لیموں جیسی زردی)

اوکسائیڈ آف بیریم کو اوکسائیڈ آف کرومیم کے ساتھ ملا کر آنچ دینے سے مثل لیموں کے چھلکے کے زرد رنگ حاصل ہوتا ہے۔ متوسط درجہ کا پائیدار اور ادانی میں بہت عمدہ ہے اگر بری طرح طیار کیا جائے تو کچھ عرصہ بعد سبز فام ہو جاتا ہے۔ اسمیں چمک نہیں ہوتی اور وزنی ہوتا ہے۔

۶۔ سٹرونشین ییلو (سٹرونشیم دہات کی زردی)

یہ دو طرح پر بنتا ہے۔ اول سٹرونشیم دہات کو کرومیم کے ہمراہ ہموزن سائیدہ کر کے بند برتن میں تیز آنچ دو تاکہ دہوئیں اور شعلہ سے محفوظ رہے جب کہ دہو جائے

ؔ کلوریٹن گاس ایک ہوا ہے جو عام نمکوں مثل سانبر۔ لاہوری وغیرہ کو جلانے سے بکثرت خارج ہوتی ہے۔

باریک پیسکر استعمال میں لاؤ ؎

دیگر- کلورائڈ آف سٹرونشیم اور کرومیٹ پوٹاش کو جُدا جُدا پانی میں حل کرکے ملادو اور تہ نشین شدہ گاد کو صاف پانی سے دھوکر خشک کرلو ؎

اسکی چمک اور شوخی قابل تعریف ہے دھوپ میں سبز فام ہوجاتا ہے اور پانی میں اچھی طرح حل بھی نہیں ہوتا اسلئے مُصوروں نے فہرست سے خارج کردیا ہے ؎

۷- کنگز یلو (ہڑتال)

اِسکے نام سے واضح ہوتا ہے کہ شاید تمام زردیوں میں درجہ اوّل ہو مگر وہی بازاری صاف شدہ ہڑتال ہے جو سنکھیا اور گندھک کا مُرکّب اور سخت زہر ہے۔ قدما نے اسکی چمک اور خوشرنگی دیکھ کر اکثر استعمال کیا مگر اب ناپائداری نے اسکو نظروں سے گرادیا ؎

۸- پیٹنٹ یلو (رجسٹری شدہ زردی)

نمک سانبھر یا لاہوری اور سیسہ ہموزن باریک پیسکر بند برتن میں خوب تیز آنچ دو- سرد ہونے کے بعد زرد رنگ کا سفوف حاصل ہوگا- دوبارہ باریک کرکے کام میں لاؤ- ناپائداری اس کی بھی مشہور ہے ؎

۹- اوریولن (طلائی)

مسٹر سالٹر کی ایجاد سے ہے - چمک دمک خوشرنگی اور شوخی قابل دید ہے تمام زردیوں سے زیادہ لطیف اور صاف ہے - ڈبل نائٹریٹ آف کوبالٹ اور پوٹاسیم کا مرکب ہے - انڈیگو (نیل) کے سوا اور سب رنگوں سے مرکب کر سکتے ہیں - روانی میں بھی خوب ہے - اور مستقل رنگوں میں شمار کیا جاتا ہے ؀

۱۰- راسینا (کچا سینا)

معدنی مٹی ہے جو اٹلی کے قصبہ سینا سے نکالی جاتی ہے جس کے نام سے مشہور ہے - رنگ کا جز اصلی لوہا - سلیکا اور پھٹکری ہے اور معدنی خاکوں کی بہ نسبت زیادہ پایدار جسیم اور صاف ہے ؀

۱۱- گمبوج (عصارہ ریوند)

سیام - کمبودیا - لنکا اور عرب میں بھی گوند ایک درخت سے جسکو گرسینیا سورلا کہتے ہیں اسطرح نکالا جاتا ہے کہ اول درخت کے پتے اور نرم شاخیں کوٹ کر گرم پانی میں ڈالکر خوب حرکت دیتے ہیں بعدہ قدرے الکوحل (روح خمر) زیادہ کرتے ہیں جو زرد رنگ کی گاد تہ نشین ہوتی ہے اسکو صاف کر کے ٹکیاں بنا لیتے ہیں - چونکہ اسمیں ایک قسم کی کیفیت تیزابی موجود ہے اسلئے اگر پوٹاش یا سوڈے کے ساتھ جوش

دیا جائے تو نارنجی ہو جاتا ہے +

اِسکا جسم بہت ہلکا ہے۔ ناپائدار ایسا کہ ہلکا واش دہوپ میں چند گھنٹہ میں اُڑ جاتا ہے اگر گہرا کام میں لایا جائے تو بہورا بدنما معلوم ہوتا ہے۔ سایہ میں مُدت تک قایم رہ سکتا ہے +

۱۴۲۔ یلو کارمائن یا یلو میڈر (مجیٹھ کی زردی)

ایک قسم کے بلوط کے درخت کی چھال سے جو امریکہ میں پیدا ہوتا ہے یہ رنگ طیار کیا جاتا ہے۔ چھال مذکور کو پھٹکری ملا کر جوش دینے سے ہلکے زرد رنگ کی گاد تہ نشین ہوگی۔ اسکو دہو کر خشک کر لو۔ یہ رنگ چمک اور شوخی میں بےمثل ہے مگر ناپائداری میں بھی اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ میڈر یلو دہوکہ بازی کا نام ہے۔ ورنہ یہ میڈر کا مرکب نہیں کیونکہ تمام میڈر کے حاصلات نہایت پائدار ہیں اور اسکو برائے نام قیام ہے +

۱۴۳۔ برنٹ سینا

را سینیا کو بند برتن میں سوختہ کر لو تا کہ پانی جذب ہو جائے۔ اس ترکیب سے بہورا نارنجی۔ چمکدار۔ خوبصورت بہت شفاف اور پائدار رنگ حاصل ہوگا جو نہایت ضروری رنگوں میں شامل ہے +

۱۴۴۔ اٹیلین پنک (اطالیہ کی زردی)

شاہ بلوط کی چھال یا ناسپال کی چھال کے جوشاندہ میں پھٹکری زیادہ

ملہ اطالیہ کو اٹلی بھی کہتے ہیں +

کرو اور تہ نشین شدہ گاد کو جمع کر لو ٭

۱۵- نیوٹرل اورینج

مسٹر پینلے کا ایجاد ہے۔ کیڈمیم یلو اور وینشین ریڈ کا مرکب ہے چونکہ بہت مستقل ہے اسلئے اکثر مصور کاغذ کی چمک دور کرنے کو ہلکا واش تمام سطح پر کر لیتے تھے ٭

۱۶- یلو لیک

ملک فرانس میں ایک جھاڑی کے پھل سے جسکو فرنچ بیری کہتے ہیں اسطرح طیار ہوتا ہے۔ کہ پھل کو کوٹ کر پوٹاش یا سوڈا ملا کر پانی کے ساتھ جوش دیتے ہیں۔ پھر عرق پھٹکری زیادہ کرنے سے جو گاد تہ نشین ہوتی ہے اسکو آب شیریں سے دھو کر کام میں لاتے ہیں ٭

۱۷- نیپلز یلو (شہر نیپلز کی زردی)

قدما اسکو سرمہ۔ پھٹکری اور سفیدہ ملا کر طیار کرتے تھے مگر اب کیڈمیم یلو اور سفیدہ چینی سے مرکب کرتے ہیں۔ فائدہ اس ترکیب سے یہ ہے کہ بہت پائدار اور خوشرنگ حاصل ہوتا ہے ٭

۱۸- مارس یلو (عطارد کی زردی)

چونکہ سیارہ عطارد نارنجگون ہے۔ اسکی مشابہت سے یہ نام قرار پایا۔ خاص ترکیب سے بنایا ہوا کشتہ فولاد ہے۔ زردیوں میں معدنی خاک

سے زیادہ مشابہ ہے مگر صفائی۔ شوخی۔ چمک اور پائداری میں سب سے بہتر ہے۔ نباتی اور حیوانی رنگ کے ساتھ باحتیاط ملانا چاہیے ورنہ زیادتی سے مرکب بدرنگ ہو جائیگا ❊

۱۹۔ کیڈمیم یلو (دہات کیڈمیم کی زردی)

دو طرح پر طیار ہوتا ہے۔ طریقہ اول یہ ہے۔ کلوریٹ آف کاڈمیم اور نائٹریٹ آف کاڈمیم کو ہموزن لیکر پانی میں حل کرو پھر سلفیو ریٹڈ ہائیڈروجن زیادہ کرو جب گاد موافق مرضی تہ نشین ہو فلٹر پیپر پہ رکھ کر آب شیریں سے دھو تاکہ شوریت دفع ہو جائے ❊

نوع دیگر۔ گندھک۔ اور کیڈمیم ہموزن باریک پیسکر شیشہ کی نلی میں بھر کر خوب تیز آنچ دو جب حسب مرضی رنگت آجاوے سرد کرلو۔ اور دوبارہ سحق کرکے کام میں لاؤ ❊

یہ اگرچہ شفاف نہیں مگر چمک دمک شوخی اور خوشرنگی میں سب سے گوے سبقت لیگیا ہے۔ پائدار ایسا کہ پایدو شاید۔ مگر بعض رنگ ساز دہات مذکور کی گراں قیمت ہونے کے سبب ملاوٹ کر دیتے ہیں جس سے اسکے قیام اور خوشرنگی میں فرق آجاتا ہے ورنہ رنگترہ کا چھلکا اسکے سامنے گرد ہے ❊

۲۰- کاڈمیم یلو پیل (پلکا کیڈمیم)

مذکورہ بالا طریقے سے طیار کیا جاتا ہے صرف گندھک کا جز زیادہ ہے - خواص و افعال میں بھی ویسا ہی ہے ؀

۲۱- کاڈمیم اورنج

اسکی ایجاد سے گویا اورنج کا چہرہ زرد ہو گیا - شام کی شفق گویا اسکا عکس ہے - ۱۸۹۳ء کا ایجاد ہے - چمک شوخی - پائداری میں نام آور ہے - باد کثیف اور روشنی کے اثر سے محفوظ ہے - سب رنگوں سے بآسانی مرکب ہو جاتا ہے ؀

۲۲- مارس اورنج

یہ بھی کشتہ فولاد ہے جسمیں ۳ حصہ آکسیجن شامل ہے - روانی اور پائداری میں بھی عمدہ ہے اکثر آفتاب کے نظاروں میں مستعمل ہے - کرمزن لیک اور نیل کے ساتھ مرکب کرنا بہتر نہیں ؀

۲۳- رومن اوکر - ۲۴- اکسفورڈ یلو - ۲۵- امریکن اوکر

۲۶- براون اوکر - ۲۷- یلو اوکر

یہ سب معدنی مٹیاں ہیں جو کم و بیش ہر ملک و دیار میں پائی جاتی ہیں - رنگ کا جز اصلی کم و بیش ہائڈریٹ اوکسایڈ آف ایرن پھٹکری اور سلیکا ہے اسلئے مختلف اللون ہوتے ہیں - سب نہایت پائدار ہیں

اسلئے لینڈ سکیپ (نظارہ کا نقشہ) میں زیادہ بکار آمد ہیں۔ روانی میں بھی قابل تعریف ہیں۔ بعض ان میں سے کچنیل کے مرکب اور پنسل کو پھاڑ دیتے ہیں اسلئے نقاش کو احتیاط لازم ہے۔ چونکہ ہلکا رنگ مائل بسرخی ہو جاتا ہے لہذا مکانات پر رنگت کرتے وقت اسکا خیال ضرور چاہئے ؞

فصل سوم۔ سرخ رنگوں کا حال

۱ لائٹ ریڈ۔ ۲ انڈین ریڈ۔ ۳ ونشین ریڈ۔ ۴ ورملین۔ ۵ اورنج ورملین۔
۶ سکارلٹ ورملین۔ ۷ ریڈ لیڈ۔ ۸ میڈر کارماین۔ ۹ روبنز کارماین۔ ۱۰ وزر میڈر
۱۱ پنک میڈر۔ ۱۲ میڈر لیک۔ ۱۳ کروم ریڈ۔ ۱۴ برازیل وڈ لیک۔ ۱۵ فلورنس لیک
یا کارماین لیک۔ ۱۶ ریڈ بروم۔ ۱۷ آرمینین بول۔ ۱۸ روز پنک۔ ۱۹ کارماین۔
۲۰ کچنیل لیک یا کرمزن لیک۔ ۲۱ ڈریگنز بلڈ۔ ۲۲ پلاڈیم ریڈ۔ ۲۳ لاک لیک۔

۱۔ لائٹ ریڈ (ہلکا سرخ)

اکسفورڈ ٹیلو جسکا حال زرد رنگوں میں گزرا جلا کر خاکستر کرلو۔ رنگ کی خوبی اور خوبصورتی مٹی کے خواص و افعال پر منحصر ہے۔ کوبالٹ سے ملکر

عمدہ خاکستری رنگ بنتا ہے - بدرجۂ اوسط شفاف ہے اور نہایت پائدار ہ

۲- انڈین ریڈ (گیرو)

یہ معدنی خاک بنگالہ اور فارس میں بکثرت ملتی ہے پائداری میں مثل مذکورہ بالا ہے - اسکونیل کے ساتھ مرکب نہیں کرسکتے اب مصنوعی بھی کُشتہ فولاد سے بنایا گیا ہے قدرتی اور صنعتی میں فرق یہ ہے کہ اسکونیل کے ساتھ بھی کام میں لاسکتے ہیں ہ

۳- وینشین ریڈ (وینشیا کی سُرخی)

بیشتر یہ رنگ اٹلی کے صوبہ وینشیا میں طیار کیا جاتا تھا مگر اب پروٹو سلفٹ آف ایرن کو جلا کر بکثرت بناتے ہیں - نہایت پائدار غیر رنگوں سے بلا تکلف مرکب بنا سکتے ہیں ہ

۴- ورملین (شنجرف)

شنجرف دو قسم کا ہوتا ہے ایک معدنی - دوسرا مصنوعی - زمانہ قدیم میں معدنی زیادہ مستعمل تھا اب گندھک ۳۰ جزو اور پارہ ۲۰۰ جز خوب باریک پیس کر کاسٹک پوٹاش کے عرق میں (پوٹاش کاسٹک ۱۳۳ جز - پانی ۵۰ اجز) ملا کر ۵۰ درجہ کی حرارت دو - جب موافق مرضی رنگ حاصل ہو فوراً اتار لو - حرارت کی زیادتی سے رنگ بھورا ہو جاتا ہے بعض جعلساز سیسہ ہڈیا اکسائڈ آف ایرن اسمیں ملا دیتے ہیں - پہچاننے کی ترکیب یہ ہے کہ

ایک ڈلی شورہ کے خالص تیزاب میں ڈالو۔ اگر رنگ نہ بدلے اصلی ہے۔ زردی مایل ہو تو لوہے کا ملاؤ جانو۔ اگر زیادہ تحقیق منظور ہو تو عرق پوٹاسی سائنائڈ کے چند قطرات ٹپکاؤ۔ تمام عرق نیلا ہو جائے گا۔ اگر سیندور کا ملاؤ ہوگا تو وہ ڈلی تیزاب میں حل ہو جائیگی۔ اگر الکوحل میں ڈلی ڈالنے سے سرخ رنگ چھوٹے تو ڈریگنز بلڈ جانو۔ اسکی خوشرنگی اور پائداری صرف حرارت و ترکیب ساخت پر منحصر ہے۔ بقول مشہر مبصرین عرصہ پندرہ سال تک شنجرف سے رنگا ہوا کاغذ دھوپ میں متغیر نہ ہوا۔ پروفیسر ہارٹلے بھی اپنے چند ماہ کے تجربہ سے اسکی تائید کرتے ہیں مگر پروفیسر روڈ کہتے ہیں کہ تین چار ماہ میں رنگ سیاہی مائل یا بھورا ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ رنگ نہایت پائدار مانا جاتا ہے۔ بسبب ثقالت کے اکثر تہ نشین ہو جاتا ہے اسلئے بڑے کاغذ پر پوتہ دیتے وقت اس امر کا خیال رکھنا لازمی ہے۔ شنجرف چینی نہایت خوشرنگ عدیم المثل ہوتا ہے ؛

۵۔ اورینج ورملین (نارنجی شنجرف)

فیلڈ صاحب نے عام شنجرف کے صاف کرنے کا ایک عمدہ طریقہ نکالا ہے جس سے نہایت عمدہ نارنجی شنجرف حاصل ہوتا ہے۔ صفائی۔ چمک۔ شفافی میں سب سے بہتر ہے اور لطف یہ ہے کہ عام شنجرف کی طرح

اسکے بھاری اجزا تہ نشین بھی نہیں ہوتے ⁂

۶۔ سکارلٹ ورمیلین (شنجرف ارغوانی)

افعال و خواص مذکورہ بالا رکھتا ہے۔ مرکیوری کلورائیڈ (پارہ ۵ اجزو کلورین ۲ جزو) آیوڈائیڈ پوٹاسیم کا عرق تھوڑا تھوڑا کرکے ملاؤ جو گاد تہ نشین ہو اوسکو صاف پانی سے دہولو۔ یہ مرکب بوجہ ناپائداری زیادہ تر روغنی رنگ میں مستعمل ہے۔ کیونکہ باد کثیف سے سیاہ اور روشنی سے زرد ہو جاتا ہے ⁂

دوسری ترکیب یہ ہے کہ معدنی یا مصنوعی شنجرف کو باریک پیسکر پانیمیں حل کرو اور وقتاً فوقتاً ہلاؤ۔ جب رنگ نکل آوے ہلاکر پانی نتھار لو۔ اور تھوڑی دیر بلا حرکت رکھو اجزا تہ نشین شدہ کو جمع کرلو اور اس پانیکو اول شنجرف میں ڈالکر وہی عمل کرو۔ حتی کہ باریک اجزا حاصل ہو جائیں ⁂

۷۔ ریڈلیڈ (سیندور)

یہ سیسہ کا کُشتہ ہے۔ عام بازاری سیندور کو پانیمیں گھولکر بطور سفیدہ اجزاء باریک تہ نشین کرلو ⁂

قدیم زمانہ سے ہندوستان میں بکثرت مستعمل ہے۔ باد کثیف اور ہوائے نمی سے سیاہ فام ہو جاتا ہے۔ شنجرف کی طرح بھاری اجزا تہ نشین ہو جاتے ہیں ⁂

۸- میڈر کارماین (مجیٹھ کی سُرخی)

مجیٹھ ایک سیر- پانی ۶ سیر- اوّل نصف پانی میں ۶ گھنٹہ تک مجیٹھ کو بھگو دو جب رنگ نکل آئے علیحدہ کر کے باقی پانی ڈالدو اور جوش کرو جب خوب رنگ نکل آئے چھان کر پہلا عرق بھی ملا کر فلٹر کرو بعدہٗ نصف سیر پھٹکری سائیدہ زیادہ کرو اور ۳ گھنٹے تک ہلکی حرارت دو اور تھوڑا تھوڑا کاربونیٹ پوٹاش ڈالتے جاؤ حتی کہ گاد تہ نشین ہو تب فلٹر پیپر پر رکھ کر صاف پانی سے اتنا دھوکہ شوریت دفع ہو جائے۔

۹- روبنز میڈر

یہ روبن صاحب کی ایجاد ہے- شوخ- شفاف- نہایت پائدار- باقی افعال مثل مذکورہ بالا۔

۱۰- روز میڈر (گلابی میڈر)

ہلکا گلابی رنگ ہے جو بہ نسبت میڈر کارماین کے کم شوخ مثل عقیق ہے نہایت پائدار اور روانی میں عمدہ۔

۱۱- پنک میڈر

نسخہ مذکورہ بالا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ پھٹکری زیادہ ڈالی جاتی ہے مگر اب اسکی جگہ روز میڈر زیادہ مستعمل ہے۔

۱۲- میڈر لیک

روز میڈر کا دوسرا نام ہے ؞

۱۳- کروم ریڈ

کرومیٹ آف لیڈ کو پانی میں جوش دو اور کرومیٹ آف پوٹاش تھوڑا تھوڑا زیادہ کرو حتے کہ رنگ موافق مرضی حاصل ہو تب گاد کو دھو کر خشک کر لو ؞

۱۴- برازیل وڈ لیک (ملک برازیل کی پتنگ)

پسی ہوئی برازیل کی لکڑی نصف سیر۔ پانی ۲۰ سیر۔ شب و روز تر رکھکر نصف گھنٹہ جوش کرو اور ۱ سیر پھٹکری قدرے پانی میں حل کرکے زیادہ کرو بعدہٗ نصف سیر ٹن سولیوشن ملا کر فلٹر کرو تب کاربونیٹ سوڈا اتنا ڈالو کہ گہرے رنگ کی گاد تہ نشین ہو۔ یاد رہے کہ اگر سوڈا مقدار سے زیادہ ہوگا تو ارغوانی رنگ ہو جائے گا۔ یہ ناپائدار ہے اسلئے کم مستعمل ہے ؞

۱۵- فلورنس لیک یا کارماین لیک

شاید یہ رنگ اوّل ہی اوّل شہر فلورنس میں ایجاد ہوا ہوگا جو اس نام سے مشہور ہے۔ جب کچنیل کے عرق سے کارماین رنگ نکال لیا جائے تو دوبارہ پانی ڈالکر دوسرے درجہ کا عرق حاصل کرو پھر فلٹر کرکے الومنا[1] حسب خواہش

[1] الومنا بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ پھٹکری کو پانی میں گھولو پھر لیکر آمونیا زیادہ کرو جب سفید خالودہ سا بنجائے تو صاف پانی سے اتنا دھو کر آمونیا کی بو مرفع ہو۔ الومنا بن گیا ؞

زیادہ کرو اور جو گاد تہ نشین ہو اسکو خشک کر لو۔ دھوپ سے رنگ جلد پرواز کر جاتا ہے۔ کاریان سے کم سرخ شفاف اور رواں ہے ۰۰

۱۶۔ ریڈ بروم ۰

اوکسائیڈ آف آئرن۔ اور ریڈ اوکر کو ہموزن ملا لو ۰۰

۱۷۔ آرمینین بول (صوبہ آرمینیا کی سرخی)

یہ معدنی خاک مثل گیرو کے صوبہ آرمینیا ملک شام سے حاصل ہوتی ہے۔ بہت پائدار ہے ۰۰

۱۸۔ روز پنک

برازیل وڈ کی لکڑی کا خیساندہ میں کاربونیٹ پوٹاش کا عرق اور سفیدی ملاؤ جب گاد تہ نشین ہو اور حسب مرضی رنگ حاصل ہو گاد کو خشک کر لو ۰۰

۱۹۔ کارماین

اگر سرخ رنگوں میں سے اسکو معشوق کا خطاب دیا جائے تو بیجا نہیں نہایت شوخ۔ چمکدار۔ شفاف مگر افسوس یہ خوبی حسن چند روزہ کی طرح تمازت آفتاب سے پرواز کر جاتی ہے۔ اسلئے سیمے اور نظاروں کے نقشوں میں ناقابل استعمال سمجھا گیا۔ نقاشی۔ گل نویسی میں کثیر الاستعمال ہے۔ ترکیب ساخت یہ ہے۔ کچنیل ایک چھٹانک۔ آب دریا ۵ سیر دو گھنٹہ

جوش دیگر چھان لو - پھر ایک چھٹانک شورہ ڈالکر ۴ منٹ جوش دو بعدہ سالٹ آف سورل ۲ چھٹانک زیادہ کرکے ۱۲ منٹ تک ابالو - اور سرد کرکے ۳ ہفتے تک بغیر حرکت رکھ چھوڑو تب بالائی پپڑی اُتار کر پانی نتھار لو اور رنگ کو خشک کرلو ÷

فرانسیسی ترکیب یہ ہے

کٹا ہوا کچنیل -- ۱۰ر - پانی ۵ ار پندرہ منٹ جوش دیکر ایک اونس کریم آف ٹارٹار زیادہ کرو اور دس منٹ آنچ دیکر ایک چھٹانک پھٹکری ملادو پھر دو منٹ بعد اُتار کر سرد جگھہ میں رکھ دو - جب رنگ تہ نشین ہو جائے اُسکو خشک کرلو ÷

جرمنی ترکیب یہ ہے

کٹ ہوا کچنیل ½ سیر - پانی ½ من ۱۵ منٹ تک خوب جوش دیکر نصف چھٹانک پسی ہوئی پھٹکری ملا کر ۳ منٹ جوش دیکر سرد کرلو - ۴ یوم بعد پانی نتھار کر تہ نشین شدہ اجزا کو خشک کرلو - حاصل ۴ تولہ اوّل درجہ کا اور ۲½ تولہ دوسرے درجہ کا ہوگا جسکو کرمزن لیک بولتے ہیں ÷

انگلستانی ترکیب

کچنیل -- ۱۰ر کاربونیٹ پوٹاش ½ چھٹانک - پانی ۲۵ سیر ۱۵ منٹ

تک جوش دیکر ½ چھٹانک پسی ہوئی پھٹکری ملاؤ اور خوب حرکت دیکر ¼ آئسنگلاس (سریش ماہی) جو تین پاؤ پانی میں حل کیا ہو زیادہ کرو۔ جب پپڑی جمنے لگے آگ سے اُتار کر خوب تہ و بالا کر کے ۴ یوم تک باحتیاط تمام رکھو۔ جو گاد تہ نشین ہو پانی نتھار کر خشک کر لو۔

۴۔ کچنیل لیک یا کرمزن لیک (کرم دانہ کی سُرخی یا قرمز)

کٹا ہوا کچنیل ½ چھٹانک۔ پانی ۲ چھٹانک۔ اسپرٹ ریکٹی فائیڈ ۲ چھٹانک۔ ایک ہفتہ تک کسی بند بوتل میں یہ اجزا رکھ چھوڑو اور کبھی کبھی حرکت دیتے رہو۔ جب رنگ نکل آوے عرق کو فلٹر کر کے آہستہ آہستہ سولیوشن آف ٹن ٹپکاؤ۔ جو گاد تہ نشین ہو اُسکو آب مقطر سے دھو کر باحتیاط خشک کر لو۔

نوع دیگر۔ آمونیا میں حسب ضرورت پسا ہوا کچنیل ایک ہفتہ تک تر رکھو پھر پانی ملا کر باقی رنگ بھی حاصل کر لو اور دونوں عرقوں کو ملا کر آب پھٹکری زیادہ کرو جو گاد تہ نشین ہو اُسکو خشک کر لو۔

۱۲۔ ڈریگنز بلڈ

پیشتر ایک قسم کی گوند سے جو جزائر زیر آباد میں پیدا ہوتا تھا یہ رنگ بنایا جاتا تھا مگر بسبب ناپائداری کے وہ متروک ہوا اب جو رنگ اسی نام سے فروخت ہوتا ہے وہ بدرجہ اوسط پائدار ہے اور نقشہ کشی میں بکار آمد۔

۴۳۔ پلاڈیم ریڈ

پلاڈیم دھات کو امونیا پر کلورائڈ کے ساتھ بند برتن میں سوختہ کرلو۔ عمدہ شوخ رنگ حاصل ہوگا مگر بوجہ ناپائدار ہونیکے قلیل الاستعمال ہے ۔

۴۴۔ لاک لیک (لاکھی سُرخی)

تازی لاکھ کو قدرے کاربونیٹ سوڈے کے ساتھ جوش دو۔ جب عرق رنگین ہوجائے فلٹر کرکے پھٹکری زیادہ کرو اور حرارت دو۔ جب تہ نشین ہو بہ احتیاط صاف کرکے خشک کرلو ۔

فصل چہارم ۔ اودے رنگ

برنٹ کارماین[۱] ۔ پرپل لیک[۲] ۔ انڈین پرپل[۳] ۔ وایولٹ کارماین[۴] ۔ پرپل میڈر[۵] ۔ مادی[۶] ۔

۱۔ برنٹ کارماین (کارماین سوختہ)

کارماین کو بہ احتیاط تمام سوختہ کرنے سے عمدہ سُرخی مایل شوخ اور گہرا رنگ بنجاتا ہے اگرچہ عام کارماین کی نسبت زیادہ پائدار نہیں ۔

۲- پرپل لیک

کارمائین میں قدرے کوبالٹ ملادو شفاف جسیم - اور بہ نسبت
کارمائین کے زیادہ پایدار ہے - سایہ کی جگہ زیادہ مستعمل ہے - روانی میں
بھی اچھا ہے ؛

۳- انڈین پرپل (ہندوستانی اودا)

کچینیل کے جوشاندہ میں آکسائڈ آف کوپر (کشتہ مس) ملانے سے
جو گاد تہ نشین ہو اسکو صاف پانی سے دہوکر خشک کرلو جسیم - گر بہیکا -
روشنی سے اکثر سیاہ فام ہوجاتا ہے ؛

۴- وایولٹ کارمائین

چمکدار نیلگون بنفشی رنگ ہے جو ایک پودے کی جڑ کے جوشاندہ سے
طیار کیا جاتا ہے مگر عرصہ بعد سیاہ ہوجاتا ہے ؛

۵- پرپل میڈر

تمام اودے رنگوں میں یہ پایدار مرکب ہے جو نظارہ کے دلکش نقشوں
میں قابل استعمال ہے ؛

۶- مادی

اسقدر شوخ اور چمکیلا کہ دیکھتے ہی انسان کا دل ہاتھ سے جاتا رہے -
کسی مرکب سے یہ دلفریب رنگ نہیں بن سکتا بیمثل ہے - اودے پھول

یا مخمل کی نقل کی جان ہے۔ مگر ناپائداری پر اسکا خاتمہ ہے ؛

فصل پنجم۔ دربیان رنگہائے کبود

۱ جینوا این الٹرامیرین - ۲ فرنچ بلو یا الٹرامیرین - ۳ الٹرامیرین ایش -
۴ کوبالٹ - ۵ سمالٹ - ۶ انڈیگو - ۷ انٹگنس بلو - ۸ انٹورپ بلو - ۹ ازیور بلو -
۱۰ پرشین بلو - ۱۱ نیو بلو - ۱۲ لیج بلو - ۱۳ سیرولین بلو - ۱۴ نیوٹرل ٹنٹ ۱۵ پینیز گرے ؛

۱- جینوا این الٹرامیرین (سنگ لاجورد اصلی)

سنگ لاجورد سے جسکو انگریزی زبان میں لاپس لزولی کہتے ہیں۔ نہایت شوخ چمکیلا۔ نیلا رنگ حاصل ہوتا ہے۔ ایشیا کے اکثر حصوں مثل ہند۔ چین۔ تبت وغیرہ میں پایا جاتا ہے بہترین کاشغری ہے۔ یہ نہایت پائدار رنگوں میں سے ہے مگر باد کثیف و دُخان سے بدرنگ ہو کر مائل بسیاہی ہو جاتا ہے۔ ترکیب ساخت یہ ہے۔ سنگ مذکورہ کو ریزہ ریزہ کر کے سوختہ کر لو اور چند بار سرکہ میں بجھاؤ تاکہ اجزاء جونہ جو اکثر اسکے ساتھ ملے رہتے ہیں علیحدہ ہو جائیں۔ تب باریک

پیسکر رال۔ تیل تارپین۔ روغن السی اور موم ہلکی حرارت پر ملا کر خوب سحق کرو۔ بعدہٗ شیر گرم پانیمیں دہو کر اجزائے رنگین علیحدہ کر لو۔ حاصل اوّل کو پہینک دو کیونکہ وہ میلا ہوتا ہے اور ترکیب عاسہ کا دہا لو ؞

۲۔ فرنچ بلو یا الٹرامیرین

یہ مصنوعی لاجورد کا نام ہے جو شوخی چمک دمک اور خوشرنگی پایداری غرض تمام اوصاف میں اصلی لاجورد کے ہم پلہ ہے بلکہ روانی میں اسپر بھی سبقت لیگیا ہے اور باد کثیف سے بھی خراب نہیں ہوتا۔ بہ ترکیب ذیل بنایا جاتا ہے۔ سلیکا ۴۲ جز۔ الومانا ۳۶ جز۔ ہر دو اجزاء کو پانیمیں حل کر کے عرق سوڈا اتنا ملاؤ کہ کاد تہ نشین ہو۔ تب آب شیرین سے اتنا دہو۔ کہ کھاری پن جاتا رہے۔ تب اسکے ہموزن سفوف کندہک میں کٹھالی میں لبریز کر کے منہ بند کر دو اور دو گھنٹہ تک نہایت تیز آتش دو اگر حرارت ہلکی ہوگی تو گندہک اپنا کام لئے بغیر اڑ جائے گی۔ حاصلشدہ سفوف برنگ سبز ہوگا اسکو دوبارہ سوختہ کرنے سے عمدہ نیلا رنگ حاصل ہوگا ؞

۳۔ الٹرامیرین ایش (لاجورد خاکی)

جب سنگ لاجورد سے اوّل درجہ کا رنگ نکال لیا جائے تو دوسرے درجہ کا رنگ اس نام سے نامزد کرتے ہیں ؞

۴۔ کوبالٹ

یہ بھی ایک قسم لاجوردکی ہے کچی دہات کوبالٹ کی ایک سیر لیکر ۳/۴ ۲ سیر
شورہ کے تیزاب میں جسمیں ہموزن پانی ملا ہو ڈالو۔ اور ہلکی حرارت
دو۔ بعدہٗ مقطر کرکے فاسفیٹ آف سوڈا اسقدر ملاؤ کہ گاد تہ نشین ہو اسکو
فلٹر پیپر پر رکھکر آب سرد سے اتنا دہو کہ شوریت جاتی رہے پھر ۸ حصے
ہائیڈریٹ الومانا ملاکر تیز آنچ دو اور سرد کرکے باریک پیسکر کام میں لاؤ ٭
نہایت پائدار۔ روانی میں عمدہ شوخ۔ اور بکار آمد رنگوں میں سے ہے ٭

۵۔ سمالٹ

یہ اصل میں نیلے رنگ کا پسا ہوا شیشہ ہے یعنے کوبالٹ کرم کسائیڈ آف
کوبالٹ کے ساتھ ملاکر کٹھالی میں رکھکر خوب پگھلاؤ اسوقت اسکا رنگ
سبز مثل کانچ ہوگا تب خوب باریک سائیدہ کرلو۔ چونکہ اسکے ذرات
نہایت سخت ہوتے ہیں اسلئے واش صاف نہیں ہوسکتا یہ زیادہ تر
گل نویسی اور گلکاری میں استعمال کیا جاتا ہے ٭

۶۔ انڈیگو (نیل)

یہ رنگ نباتی ہے اور مثل ہندوستان گرم ملکوں میں بکثرت طیار کیا
جاتا ہے ماہ جولائی میں جب اسکے پتے مائل بزردی ہوں اور پہول آچکیں
تو تمام پودا معہ برگ و شاخ کاٹ کر بڑے بڑے حوضوں میں جنمیں صاف

آب شیریں بھرا ہوا ہو ۱۲ گھنٹہ تک بھگو کر چوبی کھپچے سے خوب تہ و بالا کرتے ہیں - اس ترکیب سے رنگین پانی ہوا ہیں سے آکسیجن جذب کر کے بصورت گاد تہ نشین ہو جاتا ہے - تب پانی ٹھیرا کر گاد جمع کر کے ٹکیاں بنا لیتے ہیں - عام تجارتی رنگ اس طرح بنایا جاتا ہے مصوّری کے واسطے یہ دوبارہ سہ بارہ صاف کیا جاتا ہے - روانی اور افعال و خواص میں پرشین بلو سے ملتا ہے مگر دھوپ میں بالکل اُڑ جاتا ہے اسلئے بعض مُصوّر اس سے حذر کرتے ہیں ؞

۷ - اِنٹنس بلو (تیز نیل)

عام نیل کو گندہک کا تیزاب ملا کر صاف کرنے سے یہ رنگ بنجاتا ہے - عمدگی یہ ہے کہ زیادہ شوخ اور پائدار ہو جاتا ہے مگر ساتھ ہی عیب یہ ہے کہ کاغذ کے پار ہو جاتا ہے ؞

۸ - انٹورپ بلو (شہر انٹورپ کا نیل)

افعال و خواص میں مثل پرشین بلو کے ہے اور اسی ترکیب سے طیار بھی ہوتا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ علاوہ لوہے اور پوٹاش فروسائنائڈ کے پھٹکری زیادہ ہے اور تہ نشین شدہ گاد کو دھو لیتے ہیں ؞

۹ - الٹرامرین / ازیور بلو

گندہک ۲ حصّہ - کاربونیٹ سوڈا - ایک حصّہ بند برتن میں سوختہ کر لو

پھر الومانا ۸۰ حصہ سلیکا ۲۰ حصہ ملاکر دوبارہ سوختہ کرلو ‎۞

دیگر۔ کیولن ۳۷ جز۔ سوڈا سلفاس ۱۵ جز۔ سوڈا کاربونیٹ ۲۲ جز۔ گندھک ۱۸ جز۔ کوئلہ ۸ جز۔ سبکو باریک پیسکر بند کٹھالی میں سوختہ کرلو ‎۞

۱۰۔ پرشین بلو (پرشیا کا نیل)

۱۷۰۴ء میں شہر برلن میں ایجاد ہوا شوخ چمکدار شفاف اور خوشرنگ ہے اور بدرجۂ اوسط پائدار۔ باد کثیف۔ دہوئیں بخارات و دہوپ سے جلد متغیر ہو جاتا ہے۔ ترکیب ساخت سکوئی اوکسائڈ آف آیرن اور پوٹاسی فروسائنائڈ بقدر حاجت علیحدہ علیحدہ آب شیریں میں حل کر کے ملا دو۔ جب گاد تہ نشین ہو اسکو صاف پانی سے دہوکر خشک کرلو ‎۞

۱۱۔ نیو بلو (نیا نیل)

فرنچ الٹرامیرائن کی قسم ہے۔ رنگ ہلکا افعال و خواص میں بھی ویسا ہی ہے اور کوبالٹ کی جگہ قابل استعمال ‎۞

۱۲۔ پلیح بلو یا سہائنا ین بلو

کوبالٹ اور پرشین بلو کا مرکب ہے بہت پائدار۔ رواں اور شوخ ‎۞

۱۳۔ سیرولین بلو

حال کا ایجاد ہے جو کوبالٹ اور اکسائڈ آف ٹن کو باہم ملاکر سوختہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے افعال و خواص میں کوبالٹ سے مشابہ ہے۔

چمکدار۔ نازک۔ سبز فام نیلا مگر بہت جاذب ہے ۔

۱۴۔ نیوٹرل ٹنٹ

بلو بلیک میں قدرے سرخی زیادہ کرنے سے یہ کارآمد رنگ طیار ہو جاتا ہے۔ دھوپ میں جلد متغیر ہوتا ہے اگر قدرے الٹرامیرین ایش ملائیں تو یہ نقص دفع ہو جائے۔ روانی میں خوب ہے ۔

۱۵۔ پینیز گرے

یہ بھی مرکب رنگ ہے افعال و خواص مثل مذکورہ بالا رکھتا ہے۔ ہاں قدرے نیلگونی زیادہ پائی جاتی ہے ۔

فصل ششم۔ سبز رنگ

ایمرلڈ گرین۔ کروم گرین۔ ٹری ورڈی۔ شیل گرین۔ وریڈین۔ گرین ورڈیٹر یا گرین بائس۔ برٹن گرین۔ اولائیو گرین۔ ہوکرز گرین۔ سیپ گرین۔ برنسوک گرین۔ پرشین گرین ۔

۱- ایمرالڈ گرین (زمردی سبزی یا دانہ فرنگ)

ایسٹیٹ آف کوپر یعنی سرکہ میں حل شدہ تانبا بقدر ضرورت پانی میں حل کرو اور آب سنکھیا تھوڑا تھوڑا ملاؤ۔ تہ نشین شدہ گاد کو آب مقطر سے اتنا دھوؤ کہ ترشی دفع ہو جائے۔ پائیداری چمک شوخی اور خوش رنگی میں بے مثل ہے کوئی دوسرا مرکب اسکی جگہ استعمال نہیں ہو سکتا۔ کیڈمیم یلو کو اسکے ساتھ ملانا لازم نہیں ٭

۲- کروم گرین

کرومیٹ آف مرکیوری کو کشتہ کر لو یا کروم یلو اور پرشین بلو کو مرکب کر لو۔ نہایت پائدار غیر شفاف تیز رنگ حاصل ہوگا۔ ہمراہ سفیدہ کے عمدہ سبزیاں بناتا ہے۔ مگر واش صاف نہیں ہو سکتا ٭

۳- ٹری ورٹی

نیلگوں سبز فام معدنی خاک ہے۔ روشن چمکدار نہیں مگر پائدار بہت۔ اور رنگوں سے بہ آسانی مرکب ہو سکتا ہے اور زمانہ قدیم سے مستعمل ہے۔ رنگین جزپروٹو آوکسائڈ آف آئرن ہے ٭

۴- شیل گرین (شیل صاحب کی سبزی)

اسکے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ شیل صاحب کے ایجاد سے ہے سنکھیا ایک حصہ۔ پوٹاش ۲ حصے۔ کھولتا ہوا پانی ۲۵ حصے علیحدہ علیحدہ حل کر کے

فلٹر کرو۔ اور پھر عرق طوطیا بقدر حاجت ڈالو۔ گاد جو تہ نشین ہو صافی پر رکھ کر آب گرم سے دہولو ۔

نوع دیگر۔ سنکھیا ½ پاؤ۔ کاربونیٹ پوٹاش ½ ۱ پونڈ۔ گرم پانی ۵ سیر سبکو ملاکر حل کرو اور فلٹر کرکے سلفٹ آف کوپر ۲ پونڈ۔ پانی ۵ سیر۔ جوشش دیکر عرق مذکور میں ملادو۔ تہ نشین کو دہولو۔ حاصل ½ ۱ پونڈ ہوگا ۔

۵۔ وریڈین

اوکسائیڈ آف کرومیم سے بنتا ہے۔ کرومگرین اور اسمیں یہ فرق ہے کہ وہ خاکستر ہے اور یہ پانیمیں گاد تہ نشین کرنے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسلئے اسکی نسبت نہایت شفاف اور نیلگوں سبز ہے و ارنش بھی صاف ہوتا ہے اور بہت پائدار ہے۔ کسی زردی اور نیل سے ایسا مرکب نہیں بن سکتا۔ جو اسکے مقابل ہو یا اسکی بجائے برتا جاسکے۔

۶۔ گرین بائس یا گرین ورڈیٹر

بھاری اور سخت مثل ایمرلڈگرین ہے۔ چمک اور پایداری بھی اسکی نسبت کم ہے۔ اوکسائڈ آف کوپر ۲ جز۔ کاربونیٹ آف کوپر ایک جز۔ چاک مٹی ۲ جز۔ پانی میں حل کرکے گاد تہ نشین کرلو ۔

۷- برٹن گرین (اہل برطانیہ کی سبزی)

نیلا تھوتھا ۷ پونڈ - شوگر آف لیڈ ۳۰ پونڈ علیحدہ علیحدہ پانی ۱۵ پونڈ میں حل کرکے ملادو اور ۴ پونڈ سفیدی زیادہ کردو ۔

۸- اولائو گرین (زیتونی سبزی)

پیشتر زیتون کے پتوں کے عرق سے طیار ہوتا تھا - ناپائیداری کی وجہ سے متروک ہوگیا اب انڈین بلیو اور پیل کے مرکب سے طیار کرتے ہیں جو بدرجۂ اوسط پایدار ہے - سینے[۱] کے نقشوں میں بہت بکار آمد ہے ۔

۹- ہوکرز گرین

ہوکر صاحب کا ایجاد ہے - پرشین بلو اور عصارہ ریوند کا مرکب ہے اسکے دو نمبر ہیں - نمبر اول مائل بزردی و نمبر دوم مائل بہ نیلگونی - بدرجۂ اوسط مستقل ہے - اور چمکدار شوخ - خوشرنگ - شفاف سبزی - جو درخت اور گلکاری میں زیادہ مستعمل ہے ۔

۱۰- سیپ گرین (عرقی سبزی)

پیشتر بکہ تھورن جھاڑی کے عرق کے پھلوں سے طیار کیا جاتا تھا مگر بسبب ناپائداری کے متروک کیا گیا اب بلو لیک اور پرشین بلو کو ترکیب دیکر بناتے ہیں - شفاف مائل بزردی ہے گلکاری میں زیادہ کارآمد ہے اگرچہ ناپائدار ہے ۔

[۱] مصوروں کے محاورہ میں اوس نقشہ کو کہتے ہیں جہاں سبزہ زار درخت و پہاڑ و پانی ہو ۔

۱۱- برنزوک گرین (شہر برنزوک کی سبزی)

تیز عرق نوسادر میں تانبے کا برادہ ڈالکر چند ہفتہ گرم جگہ میں رکھو جب رنگ نکل آوے صافی پر رکھ کر آب شیریں سے اسقدر دہو کہ شوریت دفع ہو جائے۔ اگر رنگ ہلکا کرنا ہو تو براٹا یا سفیدی زیادہ کرو اکثر مکانات کی نقاشی میں بکار آمد ہے ۔

۱۲- پرشین گرین

پرشین بلو اور عصارہ ریوند کا مرکب ہے۔ ہوکرز گرین اور اسمیں فرق اتنا ہے کہ اسکی سبزی کاہی رنگ کی ہوتی ہے ۔

فصل ہفتم - بھورے رنگ

۱ راعنبر - ۲ برنٹ عنبر - ۳ ونڈیاک برون - ۴ برون پنک - ۵ برنٹ سینا -
۶ برون میڈر - ۷ سیپیا - ۸ وارم سیپیا - ۹ رومن سیپیا - ۱۰ کولون ارتھ - ۱۱ بسٹر ۔

۱- راعنبر (عنبر خام)

معدنی خاک ہے رنگ کا اصلی جزء ہائیڈریٹڈ اکسائڈ آف آئرن اور

منگانیز ہے۔ بہترین جزیرہ فرس سے نکلتا ہے جو عنبر رومی کے نام سے مشہور ہے۔ بدرجہ اوسط شفاف ہے۔ زیادہ عرصہ بعد سیاہی مائل ہو جاتا ہے مگر پائداروں کی فہرست میں اسکا بھی نام ہے ؛

۲۔ برنٹ عنبر (عنبر سوختہ)

مذکورہ بالا خاک کو سوختہ کرنے سے نہایت عمدہ پائدار اور گہرا رنگ حاصل ہو سکتا ہے ؛

۳۔ ونڈیاک بروان

معدنی کوئلہ کی قسم کی خاک ہے صفائی و عمدگی میں مقام کیسل کی بہت مشہور ہے۔ بدرجہ اوسط شفاف ہے اور کئی قسم کی ہوتی ہے دھوپ میں ہلکا پڑ جاتا ہے مگر عام روشنی میں بالکل متغیر نہیں ہوتا۔ چونکہ اکثر صاف نہیں ہوتا اسلئے باحتیاط کام میں لانا چاہئے ؛

۴۔ بروان پنک

کو سائٹرن بارک (ایک قسم کے لیموں کے درخت کی چھال کا جوشاندہ بنا کر پھٹکری ملاؤ جو کا رتہ نشین ہو اسکو خشک کر لو۔ بہت شفاف شوخ اور بدرجہ اوسط پائدار ہے ؛

۵۔ برنٹ سینا (سوختہ سینا)

را سینا کو سوختہ کر لو۔ نہایت پائدار صاف ورروان رنگ حاصل ہوگا

۶- بروِن میڈر (بھورا مجیٹھ)

شفاف۔ پائیدار۔ خوشرنگ۔ دہوپ میں قدرے متغیر ہوجاتا ہی مگر بہت کارآمد رنگوں میں سے ہے۔ مجیٹھ کے جوشاندہ میں پھٹکری ملانے سے گاد جو تہ نشین ہوتی ہی اُسکو خشک کرلو۔

۷- سیپیا

نہایت ضروری رنگوں میں سے ہے۔ روشنی سے ہیکا پڑجاتا ہے۔ تمام رنگوں سے بلاتکلف مرکب کرسکتے ہیں۔ دھندلا سیاہی مائل بھورا رنگ ہے جو کٹل نامی مچھلی کی غدودوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ غدود تعداد میں دو ہوتی ہیں۔ اگر رنگ فوراً غدود سے باہر نہ نکالا جائے تو زیادہ عرصہ بعد خراب ہوجاتا ہے۔ خشک کرتے وقت قدرے کاسٹک پوٹاش ملادیتے ہیں اور فلٹر کرنے کے بعد ایسڈ ملاکر اثر کماز زایل کردیتے ہیں۔ یہ ایسا لطیف ہے کہ ایک حصہ رنگ ایک ہزار حصہ پانی کو سیاہ کردیتا ہے۔

۸- وارم سیپیا

مذکورہ بالا رنگ میں قدرے سُرخ بھورا رنگ ملادیتے ہیں۔

۹- روز سیپیا

اسمیں قدرے زردی ملا[illegible] ہیں۔

۱۰۔ کولون ارتھ

معدنی خاک ہے جو شہر کولون سے نکلتی ہے۔ اب وَنڈیاک براؤن کو سوختہ کرنے سے اسکے ہمشکل رنگ حاصل ہوجاتا ہے۔ اس ترکیب سے جو رنگ حاصل ہوا وہ زیادہ پائدار ہے ٭

۱۱۔ بسٹر

جلی ہوئی لکڑی کی خاک ہے۔ دہوپ میں متغیر مگر سایہ میں پائیدار ہے

فصل ہشتم۔ سیاہ رنگوں کا حال

(۱) لمپ بلیک۔ (۲) آیوری بلیک۔ (۳) بلیک اوکر۔ (۴) بلو بلیک ٭

۱۔ لمپ بلیک (کاجل)

ایسے درختوں کی شاخیں جلاکر کاجل پاڑو جنمیں رال کا مادہ موجود ہو جیسے چیڑ۔ کافور وغیرہ اگرچہ صفائی اور چمک میں آئوری بلیک سے کم ہے مگر ہلکا ہوکر بھورا نہیں پڑتا۔ نہایت پائدار ہے ٭

۲- آئیوری بلیک (ہاتھی دانت کی سیاہی)

ہاتھی دانت کا بُرادہ یا ٹکڑے بند برتن میں سوختہ کرکے باریک پیس لو- نہایت تیز- اور پائیدار رنگ ہے- مگر نیلا رنگ کاغذ پر بھورا مائل ہو جاتا ہے ۔

۳- بلیک اوکر

یہ معدنی سیاہ مٹی اکثر ممالک میں مختلف قسم کی پائی جاتی ہے صاف کرکے اکثر کام میں آتی ہے ۔

۴- بلو بلیک

انگور- کارک وغیرہ درخت کی شاخیں بند برتن میں جلا کر راکھ کو باریک پیسکر پانی میں گھولکر اجزاے باریک تہ نشین شدہ کو جمع کر لو اور پانی نتھار لو اس ترکیب سے اجزاے نمکین یا نہیں محلول ہوکر جُدا ہو جائینگے اِسکی تہ نہایت ہلکی ہوتی ہے- نظارہ کے نقشوں میں بکثرت مستعمل ہے ۔

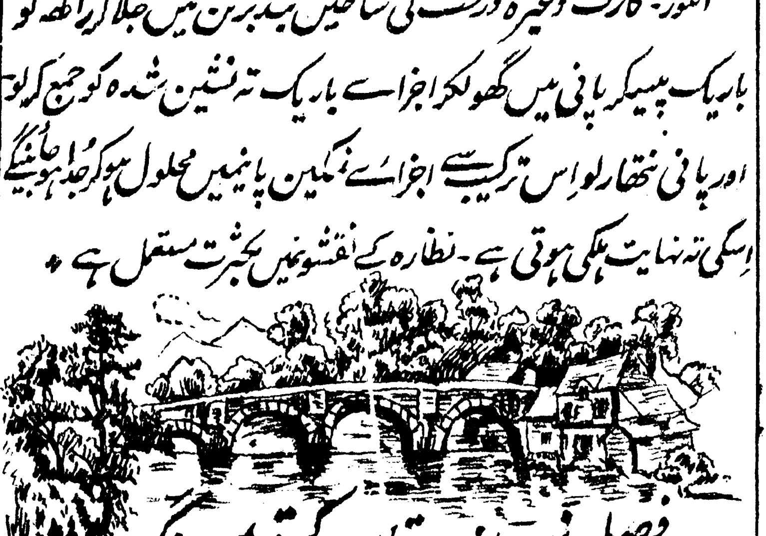

فصل نہم- ہندوستان کے قدیمی رنگ

سفیدہ جستی- سیسہ کا سفیدہ- رانگ کا سفیدہ۔

پیوڑی - عصارہ ریوند - ہڑتال - پیلی مٹی -

قرمز - گیرو - لاکھی سرخی - شنجرف - سیندور -

لاجورد - لاجورد آسمانی - نیل -

دانہ فرنگ -

کاجل - کالی مٹی -

سفیدآب

ترکیب بنانیکی فصل اوّل میں مذکور ہوئی - باریک اور صاف حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے - ایک سیر سفیدہ بڑے نا ند یا لگن میں ڈالو جسمیں ۲ سیر آب صاف بھرا ہو - اور خوب حرکت دو جب بھاری اجزاء نشین ہوں اور پانی کا رنگ دودیا ہو اسکو دوسرے برتن میں نکال لو - پھر اس پانیکو حرکت دیکر اور قدرے ٹھہر کر برتن اوّل میں اولینڈ دو جسکے اجزائے ثقیل نکال لئے گئے ہوں - اسیطرح چند مرتبہ اجزاے ثقیل جو جلد تہ نشین ہو جاتے ہیں علیحدہ کرنے سے باریک اجزا سفیدہ کے حاصل ہو جائینگے ❊

پیوڑی - زرد رنگ کی معدنی مٹی ہے - بطریق سفیدہ باریک اجزا تہ نشین کر کے استعمال ہوتی ہے ❊

عصارہ ریوند کو صرف پانیمیں حل کر کے رنگین عرق کو نتھار کر خشک کر لیا جاتا ہے ❊

ہڑتال کو باریک پیسکر کام میں لاتے تھے ❊

پیلی مٹی جسکی ایک قسم ملتانی مٹی بھی بطریق سفیدہ صاف کیجاتی تھی؛

قرمز۔ کرم دانہ سے نکالا جاتا تہا جسکی ترکیب مذکور ہوئی؛

لاکھی سُرخی۔ پیپل اور بیری کی لاکھ سے یہ رنگ بنایا جاتا تہا؛

شنجرف سے دو رنگ حاصل ہوتے تھے۔ ایک گہرا سُرخ۔ دوسرا زردی مائل۔ پانیمیں باریک پیسکر اجزاے باریک کو علیحدہ کر لیتے تھے؛

سبند دہی مذکورہ بالا طریقہ سے صاف کیا جاتا تہا۔ لاجورد کا حال مذکور ہوا۔ اور نیل کا حال بھی فصل پنجم میں دیکھو؛

دانہ فرنگ۔ ایمیرلڈ گرین کا نام ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رنگ پیشتر ہند میں مستعمل نہیں تہا۔ فرانسیسی یہاں لائے؛

کاجل۔ اِسکے بنانے کی ترکیب سب جانتے ہیں۔ صاف کرنے کے لئے نمک ملاکر پانیمیں حل کرنا چاہیئے تاکہ اجزاے روغنی علیحدہ ہو جائیں پھر پانی نتھار لو؛

کالی مٹی۔ یہ مٹی بنگالہ میں بکثرت پائی جاتی ہے بطریق سفیدہ اجزائے باریک علیحدہ کر کے استعمال کرتے تھے؛

مذکورہ بالا رنگوں کے مرکب سے تمام ضروری رنگ طیار کئے جاتے تھے مثلاً کم و بیش نیل و زردی ملانے سے انگوری سبزی۔ فیروزی سبزی کاہی سبزی۔ وغیرہ۔ اور گوند کم و بیش سب رنگوں میں چمک کے لئے ملایا جاتا تھا؛

آجکل نقاش و مصور وغیرہ اپنے رنگ طیار نہیں کرتے ساختہ ولایت کام میں لاتے ہیں؛

فصل دہم۔ تراکیب مختلفہ

وارنش برائے تصاویر و نقشہ جات

(۱) شہد سفید ½ سیر سفیدی بیضہ مرغ ۲۴ عدد۔ السن گلاس ۲۰ تولہ۔ نمک لاہوری سفید ½۱ تولہ۔ پوٹاسیم ہائیڈریٹ ۱ رتی۔ تمام اجزا کو ۸۰ درجہ حرارت پر خوب حل کر دو مگر اتنی دیر مت رکھو کہ سفیدی پختہ ہو جائے جب خوب حل ہو جائے بوتل میں بھر کر بہ احتیاط رکھو۔ وقت ضرورت ایک چمچہ یہ طیار شدہ مرکب و نصف چمچہ عمدہ سفید تارپین کا تیل ملا کر استعمال کرو۔

(۲) کہربا ۴ حصہ مصطگی ۴ حصہ۔ بالسم کوپیبا ۲۰ حصہ۔ اسپرٹ آف ٹرپن ٹائین ۴ حصہ۔ الکحل ۵۰ حصہ۔ ہلکی حرارت پر پگھلا لو۔

(۳) گٹا پرچہ ۱ جز۔ کلوروفارم ۸ جز۔ کاربونیٹ آف لیڈ باریک سفوف ۱ جز اول گٹا پرچہ کلوروفارم میں ڈالکر خوب حرکت دو بعدہ کاربونیٹ آف لیڈ زیادہ کرو اور شیشہ کی کاگ والی بوتل میں بند کرکے رکھو۔ اگر قدرے تہ نشین ہو سیال کو نتھار لو۔

(۴) کینیڈا بالسم ۲ جز۔ کثیف شدہ ٹرپن ٹائن ۲ جز۔ الکحل ۱ جز شیشی میں خوب بند کرکے حرکت دو جب حل ہو جائے استعمال کرو۔ اگر باریک کاغذ پر ملو گے تو ٹریسنگ پیپر بن جائیگا۔

(۵) سفید مصطگی بقدر ضرورت لیکر رکٹیفایڈ ٹرپن ٹاین یا اسپرٹ میں حل کرو۔

(۶) پنسل کا لکھا ہوا یا نقشہ بنا ہوا اگر محفوظ رکھنا ہو تو سفید گوند کو پانی میں حل کر کے برش سے بہ احتیاط پھیر دو یا ۳ چھٹانک مصطگی کو ایک سیر رکٹیفائیڈ اسپرٹ میں حل کر کے برش سے تمام سطح پر لگا دو۔

روشنائی بنانیکی ترکیب

(۷) طلائی روشنائی۔ سونے کے ورق گوند کے پانی میں حل کر کے قدرے رسکپور (پروٹو کلورائیڈ آف مرکری) زیادہ کرو اور شیشی میں رکھ چھوڑو بوقت ضرورت کسی وارنش کے ساتھ یا آب گوند ملا کر استعمال کرو۔

(۸) نقرئی روشنائی۔ ورق نقرہ کو آب صمغ عربی یا سفیدہ بیضہ مرغ میں حل کر لو اور قدرے سرکہ زیادہ کرو۔

(۹) رانگ کی روشنائی۔ ورق رانگ حسب ضرورت آب گوند میں حل کر لو بعض لوگ سریش بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۱۰) سبز روشنائی۔ سلفیٹ آف کوپر (طوطیا) ۲ جز۔ زنگار ۲ جز۔ کریم آف ٹارٹار ۱ جز۔ آب شیریں ۸ جز سب کو ملا کر اسقدر پکاؤ کہ نصف رہ جائے پھر چھان کر رکھ لو۔

(۱۱) سُرخ روشنائی - کچنیل ۴۲ جُز - امونیا کاربونیٹ ۸ جز - آب گرم
شیریں ۶۴ جز - خوب جوش دیکر مقطر کرلو ؞

(۱۲) سیاہ روشنائی - کسیس ۴ جز - ماجوپھل ۸ جز - پھٹکری ۲ جز - ہڑ ۲ جز
آنولہ ۴ جز - کیکر کی پھلی ۴ جز - سرکہ ۲۴ جز - آب شیریں بقدر ضرورت -
جوش دیکر چھان لو ؞

(۱۳) سیاہی کا داغ کاغذ پر سے دور کرنا - ایسڈ اوکزیلک کو آب گرم میں
حل کرکے داغ پر لگادو - پھر پانی سے صاف کردو ؞

(۱۴) کتابوں پر یا تصویر کے چوکٹھے پر سُنہری افشاں - صاف کھرل میں
ورق طلا شہد کے ہمراہ خوب حل کرو پھر زیادہ پانی ملاؤ - جب ورق
تہ نشین ہوجائیں تو پانی نتھار کر پھینک دو - پھر ایک رتی بائکلورائڈ
آف مرکوری کو ایک چمچہ بھر اسپرٹ وائن میں حل کرکے آب گوند کے
ساتھ طلاء تہ نشین شدہ ملاکر بوقت ضرورت کام میں لاؤ ؞

ٹریسنگ پیپر بنانا

(۱۵) اسپرٹ آف ٹرپنٹائین ۶ جز - رال عمدہ - ۱ جز - نٹ آئیل ۱ جز - حل
کرکے باریک کاغذ پر لگادو ؞

(۱۶) ایضاً - دیکھو نسخہ نمبر ۴۵ ؞

ٹرینسفر پیپر بنانا

(۱۷) چربی ۴ جز- بلیک لیڈ یا کاجل ½ جز السی کا پکایا ہوا تیل ۵ جز- سبکو ہلکی حرارت پر ملاکر گرم گرم کاغذ پر ملدو ÷

فوٹوگراف یا نقشہ چسپاں کرنے کی عمدہ لیئی

(۱۸) نشاستہ اور اراروٹ ہموزن شل لیئی پکالو ÷

(۱۹) آئسنگلاس جو شل لیئی پکایا گیا ہو تصاویر فوٹو چسپاں کرنے کے لئے عمدہ چیز ہے ÷

(۲۰) (نشاستہ ½ جز- پانی ۲ جز) (سریش سفید ½ جز- پانی ۳ جز)- علیحدہ علیحدہ پکاکر ملادو اور بوتل میں بند کرکے رکھ چھوڑو- وقت ضرورت گرم پانی ملاکر استعمال کرو ÷

تمت

قطعہ تاریخ طبع از نتائج فکر وسیع شاعر بیمثل حکیم محمد عمر صاحب فصیح

چوں بہ لاہور طبع گردیدہ — خوش نگاریں مرقع الوان

خواستیم از فصیح تاریخش — ارمغان جدید گفت بجوان

۱۳۱۲ھ

رسالہ پرسپکٹیو یعنی نقشہ نظری

(زیر طبع)

بارہا دیکھا گیا ہے کہ اہل فرنگ انگلستان ہند کے مصوروں کی تصاویر و نقشے دیکھتے ہوئے اکثر کہتے ہیں کہ رنگ تو اچھا ہے مگر پرسپکٹیو غلط ہے چنانچہ اس عیب کے دور کرنے کے واسطے اس علم کا ابتدائی رسالہ صاف و سلیس اردو میں انگریزی سے ترجمہ کیا گیا ہے طرز بیان ایسا سادہ اور سہل ہے کہ بغیر مدد استاد کے نقشہ نویس مصور اس سے کامل فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس میں بہت سی اشکال حل کر کے دکھائی گئی ہیں ایک صفحہ پر شکل اور دوسرے پر اس کا بیان موجود ہے تقطیع ۱۲ انچ × ۹ انچ ہے اور ۱۰۰ صفحوں پر ختم ہوگی۔ نقشوں کی چھپائی اور کاغذ کی عمدگی کا بدرجہ غایت خیال رکھا گیا ہے۔

باوجود ان سب باتوں کے قیمت مع محصول ڈاک عہ ہے۔

احمد علی خاں

یہ رسالہ قیمت نقد یا ویلیو پے ایبل بھیجنے سے ذیل کے پتوں سے مل سکتی ہیں:

نواب محمد علی خاں صاحب نقشہ نویس دفتر سول سکرٹریٹ گورنمنٹ پنجاب لاہور

یا آغا حسن نقشہ نویس دفتر ویسٹرن نہر جمن دہلی۔

تمام قسم کے رنگ ساخت ونڈر اینڈ نیوٹن کمپنی لنڈن عمدہ بمبئی و دہلی و کلکتہ کے سوداگروں کی دوکانوں میں فروخت ہوتے ہیں۔

لیکچر

مرزا محمد اکبر علیخان صاحب اسکوئیر دھلوی

دربارہ اشاعت صنعت وحرفت ہندوستان

جو بتاریخ ۲۶ اگست سنہ ۱۸۹۴ء

وکٹوریا ناولٹی ہال بمبئی بزبان اردو دیا گیا تھا

باہتمام حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب مالک و اڈیٹر اخبار انڈیا گزٹ بمبئی

مطبع دت پرساد بمبئی میں طبع ہوا

۸۶

یا فتاح

اے چشم نیم باز ذرا دیکھہ تو سہی
ہوتا ہے جو خراب وہ اپنا ہی گھر نہ ہو

کیا ہم اہل ہند یہہ کہہ سکینگے کہ اس نئے روشنی کے زمانے مین (جبکہ مغربی تہذیب کے آفتاب نے ہند کی تمام اندھیری راتون کو مثل روز روشن بنا دیا ہے) ہم بھی اپنی پردہ پڑی آنکھون سے کچھہ دیکھہ سکتے ہین یا اس روشنی سے فائدہ اٹھا سکتے ہین؟ ہرگز نہین! ہرگز نہین!! اس روشنی کا اگر فائدہ ہے تو اوسی قوم کو جسکی آنکھین آج کھلی ہوئی ہین اور جسکو انگریز یا یوروپین کہتے ہین اور بیشک وہ لوگ اس روشنی کے بانی مبانی اور فائدہ جاننے والے ہین -

حضرات! ۱۸۸۳ء کا ذکر ہے جب مین اندور رزیڈنسی مین وکیل تھا اسی بارہ مین کہ صرف تعلیم نوشت وخواند سے ہم ہندوستانیونکے حقیقی ترقی نہین ہوسکتی حرفت وصنعت کے تعلیم بھی ضرور ہے ایک طویل مضمون لکھا تھا اور اوسمین اسباب وتدابیر وتجاویز فراہمی چندہ اور تقرری سکول آف آرٹس کا طبعی فوٹو

پہنچکر دیکہایا تہا خلاصہ اوس کا یہہ ہے کہ اگر تمام اہل ہند اپنی آپ مدد کرین اور
فی کس ایک ایک پیسہ یعنی آنہ کا چوتہا حصہ اس عظیم الشان کام مین دین تو
بحساب اوسط اٹہائیس کروڑ ہندوستانیون سے تخمینا پچیس تیس لاکہ روپیہ
وصول ہو سکتا ہے چنانچہ اس تجویز کو اکثر اہل راے نے پسند فرمایا تہا اور
اور چند روز اخبارون مین بہی اسکا چرچا رہا۔ ہز ہائینس مہاراجہ ہلکر بہادر
اور مہاراجہ بہادر رتلام نے پیٹرن ہونا منظور فرمایا تہا اور راے بہادر
گوپال راو ہری دیشمکہ بمبئی نے ایک تائیدی مضمون لکہا تہا اور مجہسے
وعدہ کیا تہا کہ بمبئی سے اس کام کو جاری کرینگے۔ مگر افسوس کوئی ایسا
اللہ کا پیارا بندہ نہ کہڑا ہوا کہ گاڑی چلا دیتا بلکہ خود مجہسے اور میرے ہم خیالونسے
بہی اس عرصہ تک کہ دس گیارہ برس ہو گئے یہ نہ ہو سکا کہ اس کام کا بیڑا اٹہایا
ہوتا۔ بے ہمتی اور کم استقلالی کی وجہ سے نہین بلکہ روزگار یعنی نوکری جسکے
اصلی معنی ہین ارادی غلامی یہہ بیڑی ایسے لوگون کے پیرمین پڑی ہی کہ باوجود
تکلیف وخسارت نوکری پر والہ وشیدا ہین حرفت وصنعت کے بیش بہا فواید
نظر نہین آتے لہذا کسینے کامل طور پر یہہ انجام نہ دیا مجہکو ایسے عظیم الشان کام
مین اپنا نام لیتے ہوے بہت شرم آتی ہے کہ چہوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہی
مگر ساتہہ ہی یہہ سوچکر کہ بشرط استقلال وہمت قومی اتفاق وملکی ہمدردی
دنیا مین اکثر بڑے بڑے کام چہوٹے آدمیون سے ہو جاتے ہین عنان ہمت کو

ہاتھہ سے چھوڑنا نہین چاہیے ۔

صاحبو! جب کوئی رفارمر خاص بہ نظر فائدہ رسانی قوم و ملک کسی کام کا بیڑا اٹھاتا ہے تو قاعدہ ہے کہ اول اول اوسکے ساتھہ بہ مقتضائے فطرت لوگ حسد کرتے ہین اور ایسے طبیعت کے مخالف لوگ بہت تنگ کرنے لگتے ہین اور حق و ناحق مدعی بنجاتے ہین اور چلتے گاڑی مین روڑا اٹکا دیتے ہین مگر جب آخر اسکو سچا خیر خواہ ملک دیکھتے ہین تو وہ بخیال خود کردہ پشیمان ہوکر اوسکے دوست ہو جاتے ہین اور جب وہ دوست ہوگئے تو اون سے ہر طرحکی مدد ملتی ہے اور کام بنجاتا ہے میرے قول کی تائید مین بہت سی مثالین تواریخ سے ثابت ہونگین کہ فلان خیر خواہ قوم نے کیا خیال ظاہر کیا اور قوم نے اوس سے کسقدر دشمنی برتی اور آخر مین جب قوم کو فائدہ پہونچا تو اوسکے ہم خیال ہوگئے دور کیون جاؤ اسی صدی مین آنکھون دیکھتے بات ہے کہ انریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر جنکو تمام ہندوستان جانتا ہے کہ علیگڈہ کو بقول جناب سر چارلس کراسھویٹ لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودہ مرکز تعلیم بنا دیا ہے اور فی زماننا یہ تعلیم و تہذیب قوم مین اون ہی کے پہیلائے ہوئی ہے اور بچہ بچہ انکی قدر عظمت انکی قومی ہمدردی دیکھکر سچے دل سے کرتا ہی مگر جب اول ہی اول بہ نظر ہمدردی مدرسہ کے فکر کی اور ملکی چندہ سے اوسکے اخراجات کے لئے سرمایہ جمع کرنا چاہا تو حاسدان و دشمنان قوم چارونطرفسے

شور و غل مچانے لگے اور ہزارون طرح سے اونکے نیک کام مین رخنہ انداز ہوئے تاکہ مدرسہ نہ چلنے پائے مگر اوس قوم کے سچے رفارمر خدا کی نیک ہدایت یافتہ بندے نے صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ اوس ناخدا نے ہند کی ڈوبتی ناؤ کو اپنے مقدس ہاتھون سے سنبھال لیا اور اپنے دہن کے پکے نے کسی کی نہ سنی اور اوسی پر عمل کیا مہ نور می فشاند سگ بانگ میزند اب دیکھو جب مدرسے نے خاطر خواہ ترقی کی اور ہندوستان مین علیگڈھ محمڈن کالج نے انگریزی پھیلانے مین وہ کام کیا جو سوکھی کھیتی پر گھٹا ٹوپ ابر اور موسلادھار مینہہ احسان کرتا ہے ہزارون لاکھون نوجوان اعلا درجہ کی ترقی پر اوسی مدرسہ کے زینہ سے پہنچے اور پہنچ رہی ہین اب وہ ہی لوگ جو پہلے مدرسہ کی نیو اوکھیڑنے کو کدال پھاوڑہ ڈھونڈھ رہے تھے کانفرنسون اور قومی انجمنون مین اپنی غلطی اور غلط فہمی کا خود اقرار کرنے لگے چنانچہ اسی سال کی کانفرنس مین جہان مین بھی موجود تھا بعض معزز اصحاب نے بیان کیا کہ جب اول اول قوم کی تعلیم پر سرسید نے اپنا خیال ظاہر کیا تو ہم نے خوش طبعی اور فضول دردسری سمجھی کیونکہ ہم قوم کو بننے اور ترقی پانے کے قابل نہین سمجھتے تھے بلکہ سرسید کے اعتقادات پر جو کفر کا فتویٰ دیا گیا تھا اوس پر ہماری ہی مہرین تھی اور اب باواز بلند اپنی پچھلے بدگمانیونکے سرسید سے معافی مانگتے ہین اور سرسید اپنی نورانی صورت سے خاموش بیٹھے سنا کئے اور بولے تو یہہ بولے ع نہ ستایش کے تمنا نہ صلہ کی پروا -

مجھے کسی کے اچھا کہنے کی خوشی نہ بُرا کہنے کا غم میرا اول قوم کی غمگساری اور چارہ سازی
مین لگ رہا ہے ممکن ہو تو آپ لوگ بھی بہبودی قوم مین کوشش کیجئے نیک صلاح
اور مشورہ سے مجھے مدد دیجئے تاکہ کالج کو روز افزون ترقی نصیب ہو -

پس ایحضرات انسان کو لازم ہے کہ جو نیک کام سوچے اور سکے پورا کرنے مین
کوشش اور سعی کرے اور اپنی کم مایہ گی اور قوم کی مخالفت سے نہ گھبرائے
ہمت مردان مدد خدا اشل مشہور ہے کسی فلاسفر کا مقولہ ہے کہ جہان مین
کوئی ایسا کام نہین جو مشکل نہ ہو اور کوئی مشکل نہین جو آسان نہ ہو آدمی کو
اپنے ارادہ مین پختہ ہونا چاہیے - پس اے میرے معزز دوستو بند

تمھین چارہ سوز پنہان کروگے	تمھین دردکا اپنے درمان کروگے
تمھین اپنی مشکل کو آسان کروگے	کروگے تمھین کچھہ اگر ہان کروگے

چھپا دستِ ہمت مین زور قضا ہے
مَثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

صدر انجمن صاحب و دیگر معزز صاحبان جلسہ مین
اِس سمعخراشی کی معافی چاہکر آپ سے امید کرتا ہون کہ تھوڑے دیر کی
اجازت دیجئیگا تاکہ مین اپنا خیال آپکے ظاہر کرون اسوقت مجھے کسی علمی بحث
یا حکیمانہ مسایل سے مطلب نہین ہے اور نہ کوئی نئی بات یا نیا خیال ظاہر
کرنا چاہتا ہون پہلے بھی بہت سے لوگ بہت کچھہ لکھہ چکے اور کہہ چکے ہین

لہذا اوسکا اعادہ کرکے مین یہہ کہونگا کہ اب اوس لکھے اور سُنے پر عمل کرنا
چاہیے پس اب آپ صاحبون کو یہہ جتاتا ہون کہ ہمارے ملکی بہائی کیا
کر رہے ہین کس حال مین ہین اور اب کیا کرنا چاہیے ملکی بہائیون سے میری
مراد بلا فرق مذہب وقوم عام باشندگان ہندوستان سے ہی نہ کوئی خاص شہر
اور قوم ومذہب والون سے اگر اس جوش ملکی اور ہمدردی قوم مین میرے
مُنہ سے کوئی لفظ بیجا نکل جائے تو اوسکی بہی معافی مانگتا ہون مگر پہلے
سب سے مین اپنی رحمدل دادگر عادل گورنمنٹ کا شکریہ کرنا چاہتا ہون
نہین! مجھے یون کہنا چاہیے کہ اے ہمارے پاک پیدا کرنے والے سچے
پالنہار تیرا ہزار ہزار شکر ہے جو تونے ہم پر ایسے قوم کو حاکم بنایا ہی
جن کا دل اور باطن بہی اونکی ظاہری جسم اور صورت کیطرح گورا چٹا
نورانی ہے تیرا لاکہہ شکر ہے کہ تونے ہماری نیکی اور بدی ہماری برائی
بہلائی کی باگ ملکہ معظمہ قیصر ہند کے مقدس ہاتہون مین سونپی ہے جنکے
انصاف پسند گورنمنٹ مین راجہ سے پرجا تک سب سکہی ہین اونکے اعلی امیر
غریب اوسکے سایہ عنایت مین آزادانہ دن عید رات شب برات مناتے
ہین الہی تو اس ہر دلعزیز قیصرہ اور غیر متعصب گورنمنٹ کو سلامت رکہہ
اور ہمکو ہمارے ارادون مین کامیاب کر آمین۔

صاحبو میری جہانتک معلومات ہے مین کہہ سکتا ہون کہ ہندوستان نہین

تین قسم کے آدمی پائے جاتے ہین - ایک وہ جو نوکری پیشہ یعنی ملازم
ہین - دوسرے دستکار تجار - تیسرے وہ لوگ جو نہ تاجر ہین نہ ملازم
یا تجارت کرنے کو پاس پونجی نہین (یا اپنے پندار مین تجارت کو عیب سمجھکر
کرتے نہین) نوکری ملتی نہین بیکار وقت کہورہے ہین پس وہ لوگ جو ملازمت
پیشہ ہین اگر اون کے دل سے پوچھئے تو وہ اس بند غلامی سے سخت
بیزار ہین فارسی مثل ہے - با با نوکریست بازی نیست پانچ روپیہ سے
ہزار روپیہ مہینہ تک کی نوکری مین بجز روٹی کہانے اور کپڑا پہننے کچھہ پس انداز
نہین ہوتا جتنی آمدنی اوسیقدر خرچ اگر کسی نے چوری چہپوان ایمان فروشی
کرکے رشوت بھی لی تو کب تک آخر ایک دن راز کہلا نوکری بھی گئی اور
عزت آبرو بھی ڈوبی خسر الدنیا والاخرہ علاوہ اسکے بعض
اہلکارون کا حسد و بغض وز کے جرمانے کام کی زیادتی حکام کی تنبیہ عزت
آبرو کا ڈر جان کو خلجان لگی رہتی ہی کہ کہانے پینے کا مزا جاتا رہتا ہے اور
اکثر یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعد پنشن کے نوکری پیشہ لوگ بیکاری سے گہبرا کر
بیمار پڑ جاتے ہین چونکہ تمام عمر سے اونکو عادت حکومت یا محنت کی تھی
اور بعد پنشن کچھہ اور کام ہو نہین سکتا پس دفعتاً عادت چہٹ جانے سے
اونکی صحت مین نقصان آجاتا ہے اور یہہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ چہوٹی نوکری
والون کا تو ذکر کیا ہزار پانسو روپیہ ماہواری پانے والے بھی بعد ختم ملازمت

اپنی حالت اور طرز معاشرت بدل دیتے ہین۔ اور وہ خود کیا بدلتے ہین زمانہ بدل دیتا ہے کیونکہ آمدنی مین کمی پڑ جاتی ہے ناچار خرچ بھی کم کر دیا جاتا ہی سو دو سو شخصون کے نام تو مین ابھی گنوا سکتا ہون کہ وہ بحالت ملازمت گھوڑا بگھی خدمتگار کوٹھی بنگلہ کھانا پینا بہت اچھا اور اوجلا خرچ رکھتے تھے مگر پنشن لینے کے بعد فضول خرچ کم کرنے کے ماسوا ضروری خرچ اخراجات بھی کم کر دے اگر کسی دوست آشنا نے پوچھا تو قلت آمدنی کا عذر کیا بخلاف تجارت پیشہ لوگون کے اوّل اوّل تو دو تین سو کی پونجی سے دُکان جمائے اور کچھ عرصہ کے بعد لکھ پتی ہو گئے دس پندرہ ہزار روپیہ خرچ کر دینا یا بیس تیس ہزار کا نقصان ہو جانا ایسا جانتے ہین جیسے نوکری پیشہ لوگ دو چار پیسہ کا نقصان۔

جس تاجر کو دیکھی دن بدن اوسکا خرچ اور آمد بڑھتی جائیگی غرضکہ بمقابلہ تجارت نوکری کی کچھ اصل نہین آپ صاحبون نے آنریبل سرسید احمد خان بہادر کے خیالات سنے ہونگے جو انہون نے آنریبل مسٹر محمود جج آف ہائیکورٹ کے مستعفی ہونے پر بذریعہ چھٹی اخبار پائنیر مین مشتہر کیے ہین اوس سے صاف ظاہر ہے کہ مسٹر محمود کا استعفا دینا بوجوہ مذکورہ بالا نہ صرف جسٹس محمود کے حق مین مفید تھا بلکہ ڈاکٹر سر سید نے بھی بحیثیت قومی ہمدردی اوس استعفہ پہ اطمینان بخش مسرت ظاہر فرمائے اوس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہی کہ جج ہائیکورٹ سے

بہتر نہ کوئی دوسرا عہدہ ہندوستانی کے لئے ہوگا اور نہ سرسید سا عقلمند اوسکے نفع ضرر کا اندازہ کرنیوالا ہوگا پس اے مجتو -

چند بند

کیا نوکری کیجے کہ نہین کرنیکے قابل
تنکے سے پلا پیٹ تو اوسکے نہین قایل
قرضہ کی الگ چہاتی پہ رکہی ہوئی ہی سل
آمد کی صورت سے نہین خرچ ہی مشکل
رکہہ سکتی نہین پاس ٹکہ کوئی بچا کر
دو پیسہ بھی دے سکتی نہین نام خدا پر

اکثر کو تو حاصل نہین رہنے کا مکانتک
اور بعض کے ہین رہن مکانونسے دکانتک
شادی مین غمی مین نہ کرین صرف کہانتک
ہین اس مرض لموتمین بڈہونسے جوانتک
آبا کی جو املاک تہی قرضہ مین لگادی
باقی جو رہا سود تو تنخواہ بتادی

ہین فکر معیشت مین غرض خستہ و حیران
افلاس سے کٹنے لگے دنرات پریشان
جب واپہ پڑی صدمی ہوئی باختہ اوسان
آنے لگا صحت مین بھی ہر طرحسے نقصان
وہ نوکری بھی جاتی رہی رہگئی اکیاس
اسوقت کی کیا پوچہتے ہو وائے برافلاس

کچہہ دن تو گذارے اسی اندوہ و غمی سے
نو امیدیسی ناسازی سے اور کشمکشی سے
افلاس سے تنگی سے مصیبت زدگی سے
جب بس نہ چلا کچہہ تو گذرنے لگی جی سے

ملنے کو ملا گور و کفن وہ بھی بدشوار
پس ماندونگا اللہ نگہبان مددگار

افسوس یہ انجام ہوا اپنی غلطی کا
نفرت تھی تجارت سے یہ بدلہ ہوا اوسی کا

خود کردہ چہ داردیہ مقولہ ہے کسی کا
آنکھو نپہ کسی کے نہ پڑی پردہ خودی کا

جب وقت نکل جائے تو حاصل نہین ہوتا
غافل ہو زمانیسے وہ عاقل نہین ہوتا

اب رہے تاجر لوگ اِن کا ذکر مین بعد کرونگا پہلے اون لوگون کا حال بیان کرتا ہون جو تجارت سے بے بہرہ ملازمت سے بے نصیب بے کار ناکام گہر بیٹھے ایام گذاری کر رہے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ بہزار دقت وخرابی مدرسون سے ڈگری یا سند لیکر نکلی اور کچہریون مین امیدوار بنکر پہنچی ایک دو ہون تو روزگار بھی ملے ہزارون لاکہون اثامیان کہان سے آئین جو اِن بیکار سند یافتہ نوجوانون کو ملین ناچار تنگ ہوکر حکام صاف جواب دیتے ہین وہ ہی مثل ہے ایک کا منہ مٹھائی سے بھر سکتے ہین سو کا خاک سے بھی نہین بھر سکتے ہین اب وہ بیکار لوگ حکام وقت کے شاکی ہوکر گورنمنٹ کی توہین کرنے لگتے ہین کہ باوجودیکہ ہم ہر طرحسے لایق اور سند یافتہ آدمی ہین مگر نوکری نہین ملتی شکایت کی نوبت یہانتک پہنچی کہ کانگریس کے جلسے ہونے لگے جسکے اغراض سے آپ سب صاحب خوب واقف ہونگے آپ بھی انصاف کیجیے

کہ گورنمنٹ کس کس کو جگہہ دے اور عدالت کے ہر صیغہ مین روزانہ آسامیان
کیونکر خالی ہون جو لاکہون امیدوارون کی خواہشین پوری ہون ہندوستانین
ابتدا وارن ہسٹنگز نے ۱۷۸۱ء کلکتہ مدرسہ
اسغرض سے قایم کیا کہ اوسمین ہندوستانی شرفا طالب علم جن کا آبائی پیشہ
ملازمت اور نوکری ہے تعلیم پاکر جوڈیشیل محکمون مین عہدے پانیکے قابل
ہوجائین اسی غرض سے ۱۷۹۱ء مین بنارس سکول بنا اوسکے بعد
مسٹر چارلس گرانٹ نے (جو نامور پولٹیشن گذرا ہے) بوجہ اپنی ذاتی واقفیت کے
ایک رسالہ ہندوستانیون کے نفع کی بابت لکہکر بذریعہ ایک چہٹی مورخہ
۱۶ اگست ۱۷۹۷ء کورٹ آف ڈایرکٹرز کیخدمت مین بہیجا جسپر عرصہ تک
غور ہوتا رہا ۱۷ جولائی ۱۸۲۳ء کو گورنر جنرل نے بذریعہ رزولیوشن کے
حکم دیا کہ ایک جنرل کمیٹی تعلیم کی کلکتہ مین قایم ہو جو موجودہ تعلیم پر
غور کرے اور ایک لاکہہ روپیہ سالانہ حسب دفعہ ۴۳ قانون ۵۳ جارج
سوم باب ۱۵۵ جو ۱۸۱۳ء مین پاس ہوا تہا ہند کی تعلیم کے لئے صرف
کیا جائے مختصر یہہ ہے کہ ۱۸۲۳ء سے انگریزی تعلیم شروع ہوئی اور انہین
دنون مین سر طامسن منرو گورنر مدراس اور آنریبل مونٹ
اسٹورٹ الفنسٹن گورنر بمبئی و دیگر حکام وقت نے مختلف طور پر
بابت ضرورت اشاعت علوم و فنون اپنی رائین تحریر فرماوین اس سے مقصود

یہہ تہا کہ جب ہندوستان کے ہندو مسلمان علوم ضروری سے بہرہ ور ہو جائینگے
تو یہان کے رواج کے موافق اوتم قوم کے لوگونکو حصول ملازمت کا ایک
اچہا موقع مل جائیگا اور سرکار کو بجاے اہل یورپ تہوڑے تنخواہ پر لایق
دیسی عہدہ دار ملتے رہینگے اور دوسرے درجہ کے لوگ بہ سبب علم و ہنر دانی کے
اپنے آبائی پیشہ مین ترقی کرینگے غرض انکی یہ تہی کہ جب علم کی کامل اشاعت
ہو جائیگی تو ہندوستان کے ہر شہر و قصبہ مین پرایویٹ اسکول اف آرٹس
کہل جائینگی اور صنعت و حرفت کی ترقی دیکہکر بہ سبب اسکی کہ ہندوستان
مخزن اقسام نباتات اور جمادات اور حیوانات ہے دوسرے قوم کے
لوگ جو نوکری کو اپنا حق جانتے ہین صنعت و حرفت و تجارت کو اپنا پیشہ
گردان لینگے صیغہ ملازمت جو فاتح قوم یعنی یورپینیون کا حصہ ہے وہ اونکے
واسطے وسیع ہو جائے گا چنانچہ ۱۸۱۶ء سے آجتک کہ ۱۸۹۴ء ہی اجیکوشن
ڈیپارٹمنٹ مین اگر سچ پوچہو تو بڑی ترقی ہوئی کہ ہزارون بلکہ لاکہون ہندوستانی
ضروری علوم مین بزبان انگریزی بہت لایق ہوگئے ہین مگر حقیقی ترقی مالی جس سے
صنعت و حرفت تجارت و فلاحت عبارت ہے ایک بٹا سو تو کیا ہزارون حصہ
بہی بمقابلہ یورپ حاصل نہین ایک دمڑی کی سوئی بہی ولایت سے لینی پڑتی ہے
یہ مانا کہ ولایت سے مشین منگواکر کسیقدر کپڑا بننا آٹا پسنا تیل نکلنا وغیرہ وغیرہ
ہندوستان مین انہین کلون سے ہونے لگا ہے کہیتون مین باغون مین بذریعہ

پمپ پانی دیا جاتا ہی مگر اسطرح ہندوستان کو مالی ترقی حاصل نہین ہو سکتی یون تو اور بھی رہا سہا تیل نکلجایگا اور قریب تر آٹے کیطرح پسکر بہو سی سی بدتر ہو جائینگے غور کرو کہ اسوقت بمبئی کو بڑا ناز ہے کہ ہمارے یہان تخمینًا اسی مِل کپڑے وغیرہ کی جاری ہین اگر فی مِل چار پانچ لاکھہ روپیہ رکھو تو تین چار کروڑ روپیہ ہوا اور تمام ہندوستان مین جو تخمینًا دو سو مِل جاری ہین اور ریلوے آگبوٹ کی فیکٹری وغیرہ پس اس حساب سے کئی پدم روپیہ ہندوستان کا اور بھی ولایت کے نذر ہوا سچے بہی خواہان قوم اور ملک کا یہہ مقولہ ہے کہ حقیقی ترقی ہند کو اوس وقت نصیب ہوگی جب کل قسم کے آلات اور اوزار ہند مین تیار ہونے لگینگے ورنہ جو آلات کے تیار شدہ کلون سے اور ولایتی اوزارون سے جو کام لیا جاتا ہے اسکو حقیقی ترقی نہ سمجھو بلکہ یہہ بھی ایک طرح کا تنزل ہے غور اور فکر کرنے سے جان سکتے ہین کہ باوجودیکہ اس منصف گورنمنٹ کے قدم آئے ہوے ہندوستان مین قریب قریب دو سو برس کے ہوگئے اور ہمارے تعلیم دینی مین کوئی خاص طور کی پہلو تہی بھی نہین کی گئی مگر آجتک ہم نے اوس الف بے تعلیم سے جسکا نام صنعت و حرفت ہے ایک حرف بھی نہین پڑھا جانور تک بھی اپنی عمر طبعی کو پہنچکر گھر گھونسلہ بنانا جاڑے گرمی برسات کی تخالف آب و ہوا سے حفاظت کرنا ذخیرہ خورو نوش ہر موسم و فصل مین جمع کرنا بچون کا دانہ پانی

بھرانا اپنی ضروری حاجتون کا ادا کرنا بخوبی سیکھہ لیتا ہے واے برحال ہمارے کہ اس امن و امان کے زمانے مین دو سو برس سے اپنی حاجتونکا حاصل کرنا قومی ضرورتون کا بہم پہونچانا میسر نہین ہوا بلکہ میسر کیا ہم نے خود بھی توجہ نہ کی اسوقت ہمارے ساری زندگی غیر ولایت کے بہروسہ پر ہو رہی ہے کپڑا ولایتی ٹوپی ولایتی جوتی پوشاک سواری ولایتی چہتری لکڑی آرایشی اسباب گہڑی گہنٹہ جہاڑ فانوس لیمپ ولایتی تیل بتی ولایتی رنگ روغن ولایتی برتن باسن ولایتی اوڑہنا بچہونا ولایتی غرضکہ گہر کا کل اسباب ولایتی یہان تک زبان اولاد بھی بصورت ولایتی انکا پوشش ولباس بھی ولایتی ہے (جو اولڈ فیشن ماںباپ کو حقارت کی نظر سے دیکہتے ہین پرانے وضع کے لوگو نپر ہنستے ہین) غرضیکہ ہماری زندگانی کا دار و مدار ولایت پر ہو گیا ہے پس غضب ہے کہ ایک پیسہ کا تیل جو رات کو جلانا پڑتا ہی اور دیا سلائی کی ڈبیا جسکی اکثر ضرورت رہتی ہے اس کا پیسہ بھی ولایت کی جیب مین ڈالنا پڑتا ہے ان باتون کے انجام پر ہر شخص غور کرسکتا ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے اب مین اُن لوگون کا حال بیان کرتا ہون جو تعلیم پاکر نوکری کے پیچہے اپنی تمام ہمت صرف کر دیتے ہین ان مین بڑا حصہ اس فریق کا ہے جو ہندوستان کے قدیم حرفت پیشہ قومون سے ہین جیسے چمار لوہار کہار کسان موچی دہوبی وغیرہ جنکو برواج ملک اہل ہند

کمینہ جانتے ہین اگر تلاش کی جاے تو اونکی سو پشت مین بھی کسی نے نوکری
نہین کی اور حکومت کی مسند پر بیٹھنا تو محال ہے ہندوستانی ریاستون مین
اقوام مذکورہ بالا کا کوئی شخص بی اے یا ایم اے تو کیا اپنی وقت کا
فلاطون وارسطو بھی ہو جاے مگر ممکن نہین کہ کوئی ہندوستانی رئیس اسکو
اپنے دربار مین جگہہ اور عہدہ دینا تو درکنار فرش پر بھی بیٹھنے دے ۱۸۵۷ء سی
پہلے جب براے نام دہلی ولکھنو کی سلطنت قایم تھی تو ہم نے اپنی آنکھو نسے
دیکھا ہے کہ کسی شریف کے مکان کے آگے سے نیچ قوم کا آدمی گھوڑے پر
سوار یا سیلہ مندیل باندہ کر یا زیور پہنکر نکل نہین سکتا تھا دور کیون جاؤ
حال ہی مین حیدرآباد جیپور اودہپور جودہپور مین جاکر دیکھ لو کہ باوجودیکہ
اسوقت علم کی روشنی بہت پھیلی ہوئی ہے اور برطانیہ گورنمنٹ کے پر امن
سایہ مین شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتا ہے مگر ممکن نہین کہ وہان کے قدیم
رواج کے موافق پیشہ ور قوم کا آدمی حکومت پا سکے یہی وجہ ہے کہ چھوٹی
چھوٹی قوم کے لوگون نے اپنی حالت بدلنے اور رزالت دور کرنے کو
اپنا آبائی پیشہ چھوڑکر علوم مروجہ مین فضیلت حاصل کی اور متوقع وامیدوار
نوکری ہین جب ان کا بھی یہہ خیال ہوا تو وہ تعلیم یافتہ جنکے باپ دادا قدیم
نوکری پیشہ یا حکومت مآب تھے بھلا وہ کیونکر پڑہ لکھکر حرفت وصنعت کی
طرف توجہ کرینگے اسجگہہ گورنمنٹ سے بھی یہہ شکایت ہے کہ جب اوسنے

ہم کو بلا فرق قوم و مذہب شریف و رزیل ایک طرح کی تعلیم سے مستفید
کرنا چاہا تو ضرور تہا کہ ساتہہ ساتہہ حرفت و صنعت کے صیغہ کو بھی وسیع کیا
جاتا تا کہ معاش کا دروازہ بھی ہر ایک پر مساوی کہلجاتا اور یہہ تمام شکایت
نہ ملنے ملازمت کی بھی نہ رہتی اور آجکل جو نئے نئے جہگڑے فساد ہر ایک شہر
و قصبہ مین ہونے لگے ہین ہرگز نہ ہوتے غور کیجئے ۱۸۵۷ء سے پہلے کبہی
نہین سنا تہا کہ ایسی جلدی جلدی بلکہ ہر سال گاؤکشی یا محرم دسہرہ پر ہندو
مسلمانون مین جہگڑا یا دنگہ ہوا ہو یا مسلمان ہندؤن کے خون کے پیاسے
ہون یا ہندو مسلمانونکے قاتل ہوگئے ہون اس کا خاص سبب یہہ ہے
کہ اس زمانہ مین جو تعلیم آزادی سے ہو رہی ہے علوم مغربی کو کمظرف سینے
سنبہال نہین سکتے تہوڑا سا پڑہا اور فاضل اجل بن گئے پورے جنٹلمین ہوگئے
بجائے اسکے کہ اس تعلیم سے تہذیب اور اخلاق کی تکمیل و درستی ہوتی
ملکی ہمدردی قومی ترقی کی فکر کرتے برعکس کوٹ پتلون پہنکر اپنے ہمجنسو پر
بڈہے ماں باپ پر مکان محلہ پر حقارت آمیز نظر ڈالنے لگے اگر اتفاق سے
صیغہ نہر یا ریلوی ڈیپارٹمنٹ یا پولیس مین جگہہ مل گئی یا آنریری مجسٹریٹ
ہوگئے تو پہر کیا کہنا فرعون بے سامان بن گئے اور خویش و برادر یار
آشنا پر ہی دست حکومت صاف کرنے لگے سوائے ڈام فول کالا سور کسی سے
خطاب ہی نہین کرتے اہل مقدمہ چاہے کیسا ہی شریف ہو مگر وہ بروقت

پیشی مقدمہ گویا پشتینی غلام ہے بیچارہ ہر بات پر ہاتھہ جوڑ کر حضور حضور کرتا ہے اور یہہ ہین کہ سوائے بدمعاش حرامزادہ کے دوسرا کلام ہی نہین کرتے یہ تو اونکی کیفیت ہے جو ملک کے گل سرسبد اور چشم وچراغ ہند سمجھے جاتے ہین۔ رہے وہ لوگ جو بے کارخانہ نشین ہین۔ اول تو بعد تعلیم چندے خیالی پلاؤ پکاتے رہے کہ پرسون جج ہوگئے اترسون منصفی ملنے کی خبر ہے صاحب ضلع نے وعدہ کرلیا ہے ہز آنر سے بھی امید ہے کہ وہ سفارش منظور فرمالینگے غرض اب کا دانو خالی نہین جاسکتا نوکری ملی اور ضرور ملی اور لطف یہ کہ نرا خیال ہے خیال رہا عرصہ تک نیند آئی کی کوئی آسامی خالی نہ ہوئے اب اپنے منصوبہ اور پیشبندی پر بجائے ندامت گورنمنٹ کی شکایت کرنے لگے حکام وقت کی بدگوئی اور توہین ہونے لگی کہ بڑے بے انصاف ہین اب تو جو یوروپین ولایت سے آتے ہین بس ایسے ویسے ہی ہوتے ہین شریف اور شرفا پرور سو مین ایک دو ہی آتے ہین دیکھو کس محنت وجانکاہی سے ہمنے امتحان دیا اتنا روپیہ سکول مین صرف کیا مگر اب بھی کوئی جگہہ نہ ملی پاس نہ ہو تو کہتے ہین کہ پاس کرو جب پاس بھی کرلین تو کہتے ہین جگہہ خالی نہین کتنی ہٹ دہرمی اور ناانصافی ہی خیر دیکھو ہم بھی کیا مزا چکھاتے ہین اگر ہمارے شہر مین نیکنامی حاصل کرین تو ہمنے پڑہا ہی کیا اور ہمارا قانون کس کام آئیگا غرضیکہ دس پانچ بیچ نوکری

آدمی جمع کرکے کمیٹی یا کلب قایم کر لیا اور اپنے جیسے ناکام نوجوان کو بھی منتخب کر لیا چونکہ پڑہے لکھے تو تہے ہی تقریر بھی موثر تھی مذہبی تعصب پھیلانا شروع کر دیا اگر ہندو ہین تو گاؤکشی کا قصہ چہیڑ کر جاہلون کو بھڑکا دیا اور گورکھشی سبہا قایم کر دین پرانے محاربات اور تواریخی واقعات بیان کرکے دبی چنگاریان کرید کر سامعین کے دلونکو اُبہار دیا بڑے بڑے عقلمندونپر بھی مذہبی جادو نے وہ اثر کیا کہ خود بھی تائید ی مضمون دینے لگے اسیطرح اگر مسلمان ہین تو انہون نے بھی تیلی سوچی نانبائی نائی جمع کئے اور دو چار جواری بدمعاش سزا یافتہ اٹہائی گیرے ملالئے محلہ کے کسی مسجد کے قریب سنکہ بجنے پر چمکا دیا مذہبی تعصب کا کیا ٹھکانہ ہے ایک سرے سے سب مین پہیل گیا موقع اور وقت کے منتظر رہے ہر دو فریق کے سربرآوردون نے اپنے اپنے گروہ کو اشتعال دیکر لڑائی پر آمادہ کر دیا عید بقرعید محرم دسہرہ کے موقعہ پر دونون فریق لڑ پڑے بدمعاشون نے دُکانین لوٹین بہت سی جانین تلف ہوئین لاکھون کا مال لٹا پولیس اور حکام وقت کو کئی شب وروز بیحد تکلیف اٹہانی پڑی جب بلوہ کسی قدر فرو ہوا تو وہ ہی سربرآوردہ جو روپوش ہو گئے تھے آسودہ ہوئے پہلے اون بدمعاشون سے حصہ بٹایا پھر مجرمون کے گواہ اور مختار بن گئے بوسیلہ آنریری مجسٹریٹ یا میونسپل کمشنر حکامونکو دم جہانسہ دہوکہ دیکر مطلب بنانا شروع کیا بیچارے یوروپین

تو ایسے بلوہ عام کا چار ہی مہینہ مین فرو ہو جانا اور امن کی صورت قایم ہو جانا غیر ممکن اور دشوار تھا مگر اسوقت گورنمنٹ کو شریف اور کمینہ نمک حلال اور نمکحرام کا بخوبی امتحان ہو گیا کہ انہون نے ہر طرح گورنمنٹ کی مدد کی اور بدمعاشون کو سزا دلا کر ملک مین ایکدم امن قایم کر دیا اسوقت تک وہ ہر طرح گورنمنٹ کے مطیع حکم اور فرمان بردار ہین اگر خدانخواستہ کوئی سرحدی موقع پیش آیا تو دیکھہ لینا کہ یہان کے شریف قومین شیخ سید مغل پٹھان راجپوت چھتری برہمن وغیرہ کیسے سینہ بہ سینہ پہلو بہ پہلو یورپین کے ہو کر دشمنان انگلستان کے مقابلہ مین داد شجاعت دیتے ہین۔

صاحبو! کہین آپ یہہ خیال نہ فرمانا کہ گورنمنٹ برطانیہ ہند کے شریف اور رزیل قومون سے ناواقف ہے یا یہان کے معززاور کمینونکے رتبہ مین فرق کرنا ناپسند کرتی ہے بلکہ سچ پوچھو تو وہ یہان کے شریف رزیل اعلیٰ ادنےٰ سے خوب واقف ہے اور جو کچھہ افعال نیک و بد اونسے سرزد ہوتے ہین اسکو خوب دیکھتی سمجھتی ہے چنانچہ تعلیم نوشتخواند بلا تفریق شریف وکمینہ اِسی واسطے جاری کی گئی ہے کہ جب علم کا آئینہ کمینونکے پاس بھی ہو جائیگا تو ضرور ایک نہ ایکدن اپنے خط و خال کی بدصورتی کو دیکھکر اوسکے بدلنے اور خوبصورت کرنے کی فکر کرینگے اور رفتہ رفتہ مثل دیگر ولایت کے یہان کے رعایا بھی کل شریف اور لایق ہو جائینگے چنانچہ اس قول کیتے تائید مین

مین آپکو یاد دلاتا ہون کہ گورنمنٹ یہان کے حالات سے کہان تک واقف ہے اور کیا کیا فکر کر رہی ہے دیکھیے سول سروس و امتحان مقابلہ پر جو جٹین اور ولیلین ہوکر ہندوستانیونکو بڑے عہدہ نہین ملتے اس کا بڑا سبب یہہ ہے کہ معزز یورپین خوب جانتے ہین کہ اکثر کمینہ لوگون نے علم پڑھ لیا ہے اور امتحان مقابلہ مین بھی وہ ضرور کامیاب ہونگے اور بلحاظ علمی لیاقت بلا تمیز شریف ورزیل ہندوستانیونکو عہدہ دینی پڑینگے اور ان لوگون سے بسبب رزالت طبعی دفعتًا بار حکومت نہ اوٹھہ سکیگا اور خواہ مخواہ مخلوق خدا کو اُنکے ہاتھہ مین دیکر تباہ و برباد کرنا ہوگا بلکہ سلطنت کو معرض خطر مین ڈالنا ہوگا اس سے بہتر ہے کہ ابھی اونکو اعلیٰ عہدہ نہ دئے جائین رفتہ رفتہ جب دو چار قرن بعد ان مین تہذیب و اخلاق و سچی ہمدردی و ایمانداری آجائیگی تو اسوقت بے تکلف انکو بڑے عہدہ دئے جائینگے اور یہہ لوگ خاطرخواہ ملک کا انتظام اچھا کرینگے بلکہ یورپین حکام سے بدرجہا بہتر نظم و نسق دکہائینگے کیونکہ یہہ لوگ بخلاف اہل یورپ یہان کے رسم و رواج سے بخوبی واقف ہین اے حضرات آپکو اس تقریر سے ثابت ہوگیا ہوگا کہ میرا یہہ منشا نہین ہے کہ کسی خاص قوم پر معترض ہون یا کسی کی خراب حالت حاسدانہ طور سے بیان کرون نہ میری یہہ راے ہے کہ چہوٹی قومون کو آئندہ تعلیم نہ دیجاے یا جو اسوقت تک تعلیم پا چکے ہین اور اپنی نادانی سے

حرفت وصنعت کی طرف متوجہ نہین ہوے انکو نوکری نہ دیجاے بلکہ میرا مطلب یہہ ہے کہ جس محبت بھرے خیال سے گورمنٹ نے بلاتفریق شریف ورذیل یا امیر وغریب ہندو مسلمان عیسائی یہودی کو بہ امید ورستی آیندہ تعلیم کا بیج بویا اور وہ درخت بھی اپنی تخمی حیثیت کے سوافق شاخ وبرگ سے تناور ہوکر لہلہانے لگے اور پہول پہل لانیکے قابل ہوگئے اب انکو بغیر پانی وکہاد گوڈیا بیل نہ چہوڑا جاے ورنہ خزان کے باد سموم قبل ازین کہ وہ گورمنٹ کے خیال کے سوافق چند مدت مین مہذب بنکر رذیل سے شریف ہوکر لایق گنے جائین انکو جلاکر خاک سیاہ کردیگی اور جب وہ پامال ہوکر بے نام ونشان ہو جائینگے تو باغ لگانے والے کو بھی نقصان پہنچیگا اس سے بہتر یہہ ہے کہ جو باغ لگایا ہے اسکو برابر پرورش کیا جاے تاکہ ہر رنگ و بوکے رنگارنگ پہول نکلتے رہین یعنی تعلیم انگریزی سے جوادنے اعلیٰ مستفید ہورہے ہین انکو خالی نہ چہوڑا جاے کہ وہ بیکار رہکر بدخیال ہو جائین جسمین اونکا ذاتی نقصان ہو اور گورمنٹ کو بھی تکلیف پیدا ہو - نوکری کی بابت تو مین پہلے کہہ چکا ہون کہ ہر روز جگہہ کہان سے خالی ہو اور گورمنٹ کس کس کو اسامیان دے اور پھر ایسے غیر مہذبون کو جنمین خدا ترسی وانصاف کی بو تک نہ ہو بڑے عہدہ کیسے سونپے جائین اب رہی تجارت تو روپیہ کس کے پاس ہے جو تجارت کی جاے غرضیکہ ان لوگون کی وہ حالت ہے کہ ازین

سورانده وزان سود ر مانده نه ایدہر کے رہے نہ اودہر کے رہے۔

تیسرے قسم کے آدمی ہندوستان مین تجارت پیشہ ہین اگرچہ وہ لوگ بڑی خوشی وراحت سے زندگی بسر کر رہے ہین مگر اونکی تجارت ولایت کی بھروسہ پہ چل رہی ہے اور نیز جسقدر انکو فائدہ حاصل کرنا چاہئے تھا وہ بھی نہین ہے کیونکہ یورپ کے تاجرونکی آمدنی ہندوستان کے تاجرونسے بدرجہا زیادہ ہے جس عقیل زمانہ سے رائے لیجاتی ہے وہ یہہ ہے باآواز بلند کہتا ہے کہ جب تک ہندوستان کی حرفت وصنعت کو ترقی نہ ہوگی یہانسے افلاس دور نہ ہوگا نہ تاجرون کو خاطرخواہ فائدہ ہوسکتا ہے اور نہ یہہ روز کی لڑائی جھگڑے دور ہونگے اور ابنو بڑا اندیشہ یہہ ہے کہ ہمارا روزافزون افلاس قریب تر گورنمنٹ کی مالی حالت و خزانہ پر بُرا اثر نہ ڈالے اور یورپ کی صنعت وتجارت جو اسوقت شباب پر ہو دفعتًا مفلسی کے بڑہاپے سے نہ بدل جائے یہہ کروڑون روپیہ کے نوٹ ہرسال دیوالہ نکلنے سے بدنام کرینگے اور یہہ سچ بھی ہے کہ جب مال کا کوئی خریدار ہی نہ ہوگا تو ولایت کی ہندوی کسجگہہ پہ سکاری جائیگی اور یہہ قیمت پونڈ اور شلنگ کی گرانباری کون اٹھائیگا پس مناسب وقت یہہ ہے کہ اہل ملک بلکہ گورنمنٹ بھی اتفاق کرکے مدارس حرفت وصنعت و فلاحت جاری کرین اور جسطرح سے علمی تعلیم کو گورنمنٹ نے اپنی دریا دلی سے لازمی گردانا ہی

حرفت و صنعت اور تجارت فلاحت کو بھی موافق مسئلہ مجوزہ لازمی گردانی
اوسوقت یقین ہے کہ عام دستور ہو جانے سے رزیل قوم ایک طرف شریف
بھی بمصداق مرتا کیا نہ کرتا فلاحت و تجارت اور صنعت حرفت کی طرف متوجہ
ہو جائینگے اور شدہ شدہ یہان کے حرفت کو بھی بڑی ترقی ہو جائیگی مگر
مشکل یہہ ہے کہ "تا تریاق از اعراق آوردہ شود مارگزیدہ مردہ شود" جبتک
گورنمنٹ اسطرف متوجہ ہو اسکو ایک زمانہ چاہیے اور یہان صبح و شام مین
کام تمام ہوا چاہتا ہے دوسرے گورنمنٹ جو آجتک ادہر سے بیخبر ہی
کیا عجب ہے کہ یہہ بیخبری دیدہ و دانستہ ہو یعنی گورنمنٹ کا یہہ خیال ہو کہ
ہم نے تمکو حسب ضرورت لکھا پڑھا دیا تم یورپ کے خیالات تجاویز و
و تدابیر کے دیکھنے سمجھنے کے قابل ہو گئے چند روز مین جنکو تم کمینہ سمجھتے ہو
وہ بھی اپنے آپ کو مہذب کر دکھائینگے اور جب نوکری نہ ملیگی تو خواہ مخواہ
حرفت صنعت کی طرف متوجہ ہو جائینگے پھر تم خود اپنی آپ مدد کر لوگے
اور اب بھی اپنی مدد آپ کیون نہین کرتے اگر صنعت و حرفت کی ضرورت
سمجھتے ہو تو خود اسکول آف آرٹس کھولو ولایت سے معلم کاریگر بلا کر مشین
بناؤ اوس سے فائدہ اٹھاؤ اگر گورنمنٹ تمکو روکے یا ولایت کا مال
جبرا خرید وائے یا ولایت سے تجارت کرنے کو کہے تو تم بیداؤ گرنا خدا
ترس سمجھنا پس الحضرات ابتو زمانہ یہ آگیا ہے کہ خود قوم اور ملک اپنی

مدد آپ کرے گورنمنٹ کا بھی احسان بہت ہے کہ ہم اوسکے پرامن سلطنت
مین آزادی سے ہر طرح کی صلاح ومشورے بابت فلاحت وتجارت
وترقی خود کر سکتے ہین اور بذریعہ اشتہارات رسالہ جات علی الاعلان سبکو
سنا سکتے ہین کہ یہہ یہہ کرو مگر اس کا کیا علاج جب ہم کو اپنی ترقی منظور ہی
نہ ہو اور اپنی گرتی حالت دیکھکر بھی نہ چوکین ع داد داد از دست غفلت داد داد
اگر اٹھائیس کروڑ اہل ہند سے ایک ایک پیسہ چندہ جمع نہین ہو سکتا تو ایک اور
تدبیر اس بڑے کام مین اپنی عقل ورائے کے موافق ظاہر کرتا ہون وہ
یہہ ہے کہ ایک کمپنی قایم کرو تاکہ وہ ملک اور قوم سے بذریعہ تحریر وتقریر اس
امر کی استدعا کرے کہ اگر وہ چندہ نہین دیسکتے ہین تو ہر ملک وہر شہر کے
والی ریاست وامرا ورؤسا ہندوستانی صنعتی اشیا کو ایک ایک مرتبہ
علی قدر مراتب وحیثیت معمولی قیمت بازار پر بلا ضرورت بھی اس کمپنی سے خرید
لیوین اور یہہ کمپنی اس زر منافع سے ایک فنڈ قایم کرکے بہت جلد سرمایہ بہم
پہونچالینگی ۴۴ اس ملکی ہمدردی مین خیر خواہان قوم سے امید ہے کہ ہر ایک
قصبہ اور شہر اور ریاست مین وہان کے رؤسا اور اعلی عہدہ دار لوگ
اس کمپنی کی پٹرن بنکر روپیہ وصول کرنے مین مدد دینگے مین کہتا ہون کہ اگر
قوم مدد کرے تو اس کمپنی کو صرف اہل ہند ہی سے مدد نہ ملیگی بلکہ اہل یورپ بھی
دل کھولکر مدد دینگے اور جب گورنمنٹ ہماری استقلال کی سچی ہمدردی کو ملاحظہ کریگی

تو وہ بھی ضرور امداد پہونچائیگی اور اکثر جگہہ روپیہ کے مدد دیکر اسکول آف آرٹس قایم کردیگی مگر مین پھر یہہ ہی کہونگا کہ اسکول آف آرٹس سے یہہ مراد نہین ہے کہ ولایتی آری بسولہ سے کام لیا جاوے یا ولایت کی برمہ خیراد سے لوہیہ کا کام ہو جیسے اسوقت دو چار اسکول آف آرٹس مین عام آلات وا وزار ولایتی سے صرف کاریگرونکو سیکہاکر روپیہ بارہ آنہ روز کا کاریگر بنا دیتے ہین مگر اصلی منافع اسکا اہل یورپ کے ہاتہہ لگتا ہے ہم ہزار پیٹ کا ٹکر ایک مل جاری کرتے ہین مگر سرمایہ کا پورا اور بڑا حصہ خریداری آلات مین ولایت چلا جاتا ہے پس رفاہ جویان ہند سے امید ہے کہ وہ اسوقت اپنی فیاضانہ طبیعت و خدا ترسی کو کام فرمائین اور اس ڈوبتی ناؤ کے ناخدا بن جائین اور درم درم قدم قلم سے علے قدر حیثیت وہمت مدد پہونچائین کہ یہہ بیچارے نیم وحشی ہندوستانی بھی اپنے ملکی حرفت وصنعت مین ترقی پیدا کرین کسی ایشیائی شاعر کا مقولہ ہے ۔ عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ۔ جہان مین نے اپنے ملکی بھائیونکی خرابی اور بربادی ظاہر کیا ہے یہہ بھی کہے بغیر خاموش نہ رہونگا کہ ہمارے قومی ملکی بھائی بھی کیا بہ نظر ہمت وشجاعت وکیا باعتبار حرفت وتجارت کسی طرح ولایت کی قومون سے کم نہین ہین ۔ قومی خیراتین ملکی فائدہ رسانی مین ابھی خاصی ہمت صرف کرتے ہین جسکی نظیرین راتدن آنکہونسے گذرتی رہتی ہین

بمبئی ہی مین کئی نام گنوادونگا جنہون نے قومی ہمدردی مین بڑا نام پایا ہے
سر جمشید جی جی جی بھائی - یا سر دینشاہ مانکجی پیٹیٹ بارونیٹ - خوجہ
ابراہیم جی کریم جی ملا یوسف علی سٹیھ تیجی لعل جی وغیرہ وغیرہ کے فیاضیان اور
ہمدردیان بچہ سے بڈہے تک سب جانتے ہین کسی سے پوشیدہ نہین
چونکہ اسوقت مین صرف آرٹس کے بابت گفتگو کرتا ہون اسلئے اسکا ثبوت
دے سکتا ہون کہ ہندوستانی اونے کاریگر چار آنہ آٹھ آنہ یومیہ پر
صبح سے شام تک ہتھوڑا یا پہاوڑا بجاتے رہتے ہین یا چلچلاتی دہوپ مین
ننگے سر پانوٗن ہل چلاتے ہین اس محنت شاقہ کا اندازہ وہ لوگ جنپر
گذرتی ہے انکو تو بخوبی ہی مگر ہم بھی خیال کرسکتے ہین ماسوا اسکے کم
تعداد مزدوری اور ٹوٹے پھوٹے اوزارون سے جو لوہا پیتل سونا چاندی
کے کام کرتے ہین وہ پوشیدہ نہین حتی کہ اہل یورپ بھی اوسے پسند
کرتے ہین بنارس کے مندیل سیلہ - کشمیر کے سال دوشالے ڈہاکہ کی
دوڑیا ململ - لکھنؤ کی چکن کامدانی دہلی کے سادہ کاری زردوزی بمبئی کی
سنجاری مراداباد کے بہرت کے برتن اسیطرح اور شہرونکی کاریگریان
کیا اس لایق نہین ہین کہ قوم اون سے متمتع اور مستفید ہو مگر سچ یہہ ہی
کہ ہم توجہ ہی نہین کرتے ورنہ ضرور تھا کہ ہمارے ملک کی صنعت کو بہت
ترقی ہوتی یورپ کی ترقی کا خاص سبب یہہ ہی کہ وہان کاریگر نے ایک شئے

ایجاد کی وہان کی حکماں اوسکی اصلاح کی گورنمنٹ نے اوسکے ایجادی حقوق
ایک مدت معتدبہ کے واسطے محفوظ کردی عام مخلوق نے بطیب خاطر اسکو
خرید کر استعمال کرنا شروع کیا حصہ رسد فائدہ سبکو ملا گیا دوسرون کو
شوق بڑہا تمام ملک مین دن دونی رات چوگنی حرفت وصنعت کو ترقی
حاصل ہوتی گئی ہمارے ملکی رئیس اور دیگر امرا کی یہہ کیفیت ہے کہ اگر کوئی
ملکی نام زندہ کرنیوالا بہی خواہ اپنی جان کہپاکر روپیہ صرف کرکے کوئی
کمال پیدا کرے تب بہی اوسکی قدر نہین کرتی تمثیلا مجکو یہہ بہی کہنا پڑا کہ
ہمارے ملک مین اکثر لوگون نے اعلےٰ درجہ کی صنعت حاصل کی مگر پبلک
کی ناقدردانی سے وہ ہنرمند کاریگر تباہ ہوگئے اونکی ناکامی دیکہکر
اورون کا حوصلہ بہی پست ہوگیا اور اونکی بے قدری دیکہکر دوسرون کا
شوق بہی کم ہوگیا۔

آپ صاحب۔ مسٹر شاپورجی بیدوار بمبئی کو جانتے ہونگے جنہون نے
اپنی حوصلہ مند طبیعت سے فن فوٹوگرافی مین کیا کمال اور ید طولی حاصل
کیا ہے اونکے ہاتہہ کے تیار شدہ فوٹو ہند تو کیا یورپ اور امریکہ مین اول
درجہ کی سمجہی گئی ہین جسکی ثبوت مین اونکے پاس متعدد سرٹیفکٹ اور تمغے
موجود ہین مگر افسوس ہمنے ابتک نہین سنا کہ اس لایق شخص کے قدردانی
موافق اونکے ہنر کی گئی ہو یا کسینے ہندوستانی ریاست نے ملکی ہنرمند

فوٹوگرافر سمجھکر انکو فایدہ پہونچایا ہو پھر فرمائے ؟ بھلا کوئی خاک ہمت کرے پس ہمارے ملکی رئیسون اور امرائے ہند کا پہلا فرض یہ ہی ہی کہ وہ ہندوستانی صنعت اور تجارت کی ولی قدردان بنکر اسکول آف آرٹس قایم کرنے مین مدد کرین اور جہانتک ہو سکے بلا ضرورت بھی ہندوستانی تاجرونکو اور کاریگرونکو بلا تفریق قوم و مذہب ملکی بھائی سمجھکر امداد پہونچایئن پھر دیکھیئے چندہی مدت مین ہندوستان رشک انگلستان ہوجاتا ہی یا نہین امریکہ نے تو دوسو برس کے بعد ترقی کا منہہ دیکہا تھا مگر یہہ ہند تو چندہی قرن کی بعد ترقی کے اعلےٰ درجہ پر پہونچ جایئگا کیونکہ قومی اتفاق اور ملکی ہمدردی کی بابت فارسی شاعر کا خیال ہے ؎ دودل یک شود بشکند کوہ را - اور یہی اکثر لوگون کا مقولہ ہے - ایک اور ایک دوہوجاتی ہین اور میرے نزدیک لکھنے مین ایک اور ایک گیارہ ہوتے ہین اور جب گیارہ ہوئے تو ایک بڑہانے سے سو کی قوت پیدا ہوجاتی ہے اسیطرح ہزارون اور لاکہونکے طاقت پہر طاقت بھی انسانی طاقت پس اے اہل ملک یہ وقت مدد کا ہے کب تک آنکھونپر ٹھیکری دہرے خواب غفلت مین قوم کو سوتے ہوئے دیکہا کروگے اب تو اپنی کمر ہمت مضبوط باندہ کر قومی ہمدردی کرنے کو کہڑے ہوجاؤ ؎ کوتہ نظر آن را نبود جز غم خویش صاحب نظر آن را غم بیگانہ و خویش است - مین مکرر اس فقرہ پر زور دیکر

کہتا ہون ؟ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ ہمارے ملکی بھائی ہندو مسلمان عیسائی یہودی پارسی سب ملکر ایکدل ہوکر بہ اطاعت گورنمنٹ ملکی ترقی مین کوشش کرین تو روز کے یہ لڑائی جھگڑے بھی رفع دفع ہو جائینگے اور نیز ملک مین آسودگی اور ترقی بھی پھیل جائیگی نہ اسوقت گورنمنٹ سے نوکری نہ ملنے کی شکایت باقی رہیگی نہ گورنمنٹ کو ہمارے آئے دن کے جھگڑا فیصل کرنے مین اور امن قایم رکھنے مین تکلیف اوٹھانی پڑیگی راجہ راج پر جا سیکھی کی آواز چارونطرف سے کانون مین گونجنے لگی گی چونکہ بمبئی اسوقت ہندوستان مین اول درجہ کی تجارتی منڈی اور بیوپاری و کاریگرون و تجارون کا بندر ہے اور یورپ سے ہندوستان مین اور ہندوستان سے یورپ مین آنے جانے کا پہلا دروازہ یہی ہے لہذا مین مناسب سمجھتا ہون کہ اس اعلیٰ کام کو اسی شہر سے شروع کیا جائے انشاءاللہ مین اور میرے ہم خیال بھائی بھی اس کام مین کوشش کرینگے۔

سبکو دعا کرنی چاہئی کہ وہ مسبب الاسباب ہمارے کام مین مدد فرمائے

خطاب بسوئے قوم

ہان اٹھتی جوانی کے جوانو ادہر آؤ لو عینک آثار ضیا دید لگاؤ	ہے دیدۂ بینا تو ذرا کام مین لاؤ عبرت کی نگاہون کی طرف آنکھین اٹھاؤ

دیکھو تو ذرا دن ہی کہ یا ہی شب دیجور

سوچو کہ ہم ہشیار ہین یا بیخود مخمور

ہشیار اگر ہوتے تو یہہ حال نہ ہوتا
دولت کا ہمارے لئے کچہہ کال نہ ہوتا
افلاس مین اپنا یہ مہ و سال نہ ہوتا
یون قوم کا گلشن کبھی پامال نہ ہوتا

پودے ہے چمن ہند کے کملائے ہوئے ہین
اس موسم گل مین ہمین مرجہائے ہوئے ہین

یون سبزۂ خوابیدۂ رہ عام نہ ہوتے
صید ستم گردش ایام نہ ہوتے
اوروں کے لئے کہنے کو ناکام نہ ہوتے
ہم ہوتے پر اسطرح سے بدنام نہ ہوتے

خمیازہ اوٹھاتے ہین سیہ مستی کا اپنی
کچہہ فکر نہین کرتے ہین اس پستی کا اپنی

اس بزم ترقی مین جو بے ہوش نہ ہوتے
افلاس سے اسطرح ہم آغوش نہ ہوتے
یون عیش کے جلسونمین سیہ پوش نہ ہوتے
یاد آتے زمانے کو فراموش نہ ہوتے

ہم آپ سے گر مست مئے ناب نہ ہوتے
ذلت کے ہمارے لئے القاب نہ ہوتے

غفلت مین نہ ہوتے تو ہم عسرت مین نہ ہوتے
افلاس مین تنگی مین نحوست مین نہ ہوتے
آلام مین افکار مین نکبت مین نہ ہوتے
یون حالت پستی کی مصیبت مین نہ ہوتے

اوروں سے تو بودے نہ تھے پھر اب یہ ہوا کیا
میدان ترقی مین قدم بھی نہین جمتا

کیون قوم کی حالت مین تنزل کا پڑا ڈھنگ
کیون تیغ معیشت کو نلاکت کا لگا زنگ
روباہ بنی کسلئے شیران صف جنگ
کیون اسپ عزیمت ہوا ہمپائے خر لنگ

کیون ٹوٹ گئے مرغ عمل کے پر و بازو
کیون ذرۂ عزت پہ لگے بولنے الو

جو قوم کے اوصاف تھے سو اب نہین ہے اکثر
آپس کی کشاکش مین گلا گھٹ کے گئی مر

نیکون سے ہوئے بد تو بدون سے ہوئے بدتر گہر گہر کے زمین دوز ہوئی رنگ چہپر

رسم حسد و بغض و عداوت ہوئے تازہ
پہر کیون نہ اٹہی عزت و دولت کا جنازہ

جرأت تہی سو آپسکے عداوت مین گنوائی شوکت تہی سو خودبینی و نخوت مین گنوائی
فرصت تہی سو بیکاری و غفلت مین گنوائی دولت تہی سو عیاشی و عشرت مین گنوائی

اب رہگئے ہم لوگ بہ یک بینی و دو گوش
پہر بہی نہ ہوا دیکہنے سننے کا ہمین ہوش

خیر اب کوئی تدبیر بہی ہی یا کہ نہین ہے کفارہ تقصیر بہی ہی یا کہ نہین ہے
فریاد مین تاثیر بہی ہی یا کہ نہین ہے اس خواب کی تعبیر بہی ہی یا کہ نہین ہے

ہی کیون نہین سب کچہہ ہی اگر ٹہان لو جی مین
گہنٹون مین ہو وہ کام جو ہوتا ہو صدی مین

قوت ہی اگر دل مین دماغون مین ہی طاقت جی ہیچکے ہمجنسونمین پہیلاؤ تجارت
بازار جہان ست نہ او سودائی فلاکت پیدا کرو اب حرفت و صنعت کی لیاقت

کیا دولت ہستی ہی جو ہو نفس پرستی
آباد کرو قوم کی اوجڑی ہوئی بستی

ہی قوم اگر باغ تو تم اوسکے شجر ہو ہی قوم اگر نخل تو تم اوسکے ثمر ہو
دریا ہی اگر قوم تو تم لعل و گہر ہو ہی قوم اگر چرخ تو تم شمس و قمر ہو

اصلاح کرو قوم کے باہر رگ و ریشہ
جو قوم پہ مرتے ہین وہ جیتے ہین ہمیشہ

اصلاح سے مطلب ہی ترقی کا ارادہ وہ ہمسے زیادہ ہون تو ہم اونسے زیادہ
رستہ ہو تعصب کا نہ کینہ کا ہو جادہ نقش و حسد و بغض سے اخلاق ہون سادہ

ہمت اگر دمین تو سعت مین کرو کد تمام شد نامردی و مردی قدم فاصلہ دارد